ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
41
www.tanzeem.org
مسلسل اشاعت کا
33واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام
تنظیم اسلامی کا ترجمان
18 تا 24 ربیع الثانی 1446ھ / 22 تا 28 اکتوبر 2024ء

نفاق کب سامنے آتا ہے؟

جس معاشرے میں دعوت وتحریک نہیں ہوتی اور جمود (stagnation) ہوتا ہے، وہاں ایمان کا بھی جمود ہوتا ہے۔ اگر کسی انسان کا ایمان زیرو لیول پر ہے تو وہیں پڑا رہے گا۔ جونہی وہاں دعوت وتحریک کا آغاز ہوگا، امتحان وآزمائش کا مرحلہ بھی شروع ہو جائے گا۔ اس مرحلے پر جان ومال کی قربانی دینی پڑے گی۔ اوقات لگانے ہوں گے۔ ایمان میدان کی طرف پکار رہا ہو، تو اُس کی پکار پر لبیک کہنا ہوگی، تب ہی آدمی کے ایمان کی ترقی کا سفر شروع ہوگا۔ ایمانی لحاظ سے یہ صورت انتہائی خطرناک ہوگی کہ قربانی کا تقاضا آئے اور انسان اللہ کی راہ میں کسی قسم کی قربانی کے لئے تیار نہ ہو، وہ خیال کرے کہ مجھے اللہ بھی پیارا ہے، رسول ﷺ اور جنت سے بھی پیار ہے، مگر دوسری طرف جان ومال بھی عزیز ہیں اور میں گھر کا آرام نہیں چھوڑ سکتا۔ گویا ؎

تپتی راہیں مجھ کو پکاریں
دامن پکڑے چھاؤں گھنیری

اگر انسان کو علائق دُنیوی اللہ کی راہ میں نکلنے سے رکنے کا مشورہ دیتے ہوں کہ ہمارے پاس بیٹھے رہو اور بہانہ بنا دو، یا جھوٹ بول دو، بلکہ ضرورت پڑے تو قسمیں کھا کر اس آزمائش سے خود کو بچا لو..... تو جان لیجئے، یہی وہ موقع ہوتا ہے جب انسان کا نفاق نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

حقیقتِ ایمان
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 381 دن گزر چکے ہیں!
کل شہادتیں: 43000 سے زائد، جن میں بچے: 17500، عورتیں: 13300 (تقریباً)۔ زخمی: 98000 سے زائد

اس شمارے میں

اُٹھو! نظامِ باطل پر ضرب کاری لگا دو.....
منافقین کی نشانیاں اور مومنین کا طرزِ عمل
ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دورۂ بھارت کے مشاہدات وتاثرات
ڈاکٹر ذاکر نائیک کا دورۂ قرآن اکیڈمی، لاہور
شنگھائی تعاون تنظیم: توقعات وخدشات
پامالِ حرمتِ انساں

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ
1106

رات دن کا اُلٹ پھیر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

سُورۃُ القَصص — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 71 تا 73

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ النَّہَارَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِلَیۡلٍ تَسۡکُنُوۡنَ فِیۡہِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

آیت 71: ﴿قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ﴾ ’’آپؐ کہیے: کیا تم لوگوں نے کبھی غور کیا کہ اگر اللہ تم پر رات مسلط کر دے ہمیشہ کے لیے قیامت کے دن تک‘‘

﴿مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾﴾ ’’تو کون معبود ہوگا اللہ کے سوا جو تمہارے لیے روشنی لائے گا؟ تو کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟‘‘

آیت 72: ﴿قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ النَّہَارَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ﴾ ’’آپؐ کہیے: کیا تم لوگوں نے کبھی یہ سوچا کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لیے دن ہی کو قائم کر دے قیامت کے دن تک‘‘

﴿مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِلَیۡلٍ تَسۡکُنُوۡنَ فِیۡہِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾﴾ ’’تو کون معبود ہے اللہ کے سوا جو تمہارے لیے رات لائے گا جس میں تم آرام کر سکو؟ تو کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟‘‘

آیت 73: ﴿وَ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾﴾

’’اور اُس کی رحمت (کے مظاہر) میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے تا کہ اس (رات) میں تم لوگ آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم (اُس کی ان نعمتوں کا) شکر ادا کرو۔‘‘

درسِ حدیث

جنسِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنا

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَعَنَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اَلۡمُتَشَبِّھِیۡنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالۡمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) (رواہ البخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی ان کی سی شکل و ہیئت، ان کا سا لباس اور ان کا انداز اپنائیں) اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (یعنی ان کی سی شکل و ہیئت بنائیں، ان کا سا لباس اور طرز و انداز اختیار کریں۔)‘‘

تشریح: اولادِ آدم میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں۔ مردوں کی اپنی جسمانی ساخت ہے اور عورتوں کی اپنی۔ ہر مرد کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے مرد ہونے پر راضی ہو اور ہر عورت اپنے عورت ہونے پر خوش رہے۔ جو مرد شکل و صورت، چال ڈھال اور لباس میں عورتوں کی مشابہت کرے تو وہ گویا اللہ کے اس فیصلے پر راضی نہیں ہے کہ اسے مرد بنایا گیا ہے۔ اسی طرح عورت اگر مردانہ انداز اور لباس پہنتی ہے تو وہ فطری تقاضوں سے بغاوت کر رہی ہے۔ اسی لیے ایسا کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ اس حدیث میں اُن لوگوں کے لیے جو نام نہاد ٹرانس جینڈر کے طور پر زندگی گزارنا چاہتے ہیں بڑی سخت وعید ہے۔

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

18 تا 24 ربیع الثانی 1446ھ جلد 33
22 تا 28 اکتوبر 2024ء شمارہ 41

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: خورشید انجم

مجلس ادارت: ◉ رضاء الحق ◉ فرید اللہ مروت ◉ وسیم احمد باجوہ ◉ محمد رفیق چودھری

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
خورشید انجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُٹھو! نظامِ باطل پر ضرب کاری لگا دو....

گزشتہ چند دنوں کے دوران دل دہلا دینے والی بعض خبریں سوشل میڈیا پر زیادہ اور روایتی میڈیا پر ڈھکے چُھپے انداز میں گردش کرتی رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں خبریں نہیں، ملک و ملت اور معاشرے کی اجتماعی حالتِ زار کا نوحہ کہنا زیادہ درست ہوگا۔ اگرچہ خبروں میں ہر سطر کے مصدقہ ہونے اور تصویر کا کون سا رخ درست ہے اِس پر تو کوئی بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی۔ حکومتی سطح پر اُس دلخراش واقعہ کے حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب صاحبہ نے 50 منٹ کی ایک پریس کانفرنس میں میڈیا کو بعض تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اُن کے مطابق ایسا واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں اور یہ سوشل میڈیا کا فتنہ ہے۔ موصوفہ یقیناً اپنے عہدہ کی حساسیت اور اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذمہ داری سے بیان دے رہی ہوں گی۔ البتہ جملہ معترضہ کے طور پر عرض کریں گے کہ زنا بالجبر کا نشانہ بننے والی کوئی بدنصیب ناپاک نہیں بلکہ مظلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا حکومتی عمائدین کو الفاظ اور استعاروں کے استعمال میں حد درجہ احتیاط برتنی چاہیے۔ بہر حال دیگر کئی ذرائع واقعہ کے حوالے سے مختلف داستان پیش کر رہے ہیں اور یقیناً حتمی طور پر تو اس معاملے کی حقیقت اللہ کو ہی معلوم ہے۔ لیکن اس حقیقت سے آنکھیں چُرانا ناممکن ہے کہ ہمارے معاشرے میں زنا بالجبر کے واقعات میں ہوش ربا اضافہ یقیناً لمحۂ فکریہ ہے۔ اس سے بھی بڑا جرم یہ ہے کہ زنا بالرضاء کو شاید سرے سے برائی سمجھا ہی نہیں جا رہا۔ جس معاشرے میں مرد و زن کا اختلاط رواج پکڑ جائے، وہاں ایسے ہیبت ناک واقعات کا ہونا اچنبھے کی بات نہیں۔

سیکولر اور لبرل لوگوں کو ہماری بات بُری لگے گی لیکن یہ علمِ نفسیات کا مسلمہ اصول اور اٹل حقیقت ہے کہ مرد و زن پر دینی و معاشرتی قدغنوں کا خاتمہ، مادر پدر آزاد معاشرے کو جنم دیتا ہے اور جنسی جرائم میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ ہمارے ملک میں تعلیمی ادارے بھی مافیا کی سی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ جس ملک میں مافیاز کا راج ہو وہاں عدل و انصاف ناپید ہو جایا کرتا ہے۔

عوامی احتجاج اور سوشل میڈیا کا اس مبینہ سانحہ کو اس زور دار انداز میں سامنے لانا، حکومت اور پولیس کی ناکامی، نااہلی اور 'ملی بھگت' پر بھرپور تنقید، طلبہ کا ردعمل ...... ان تمام چیزوں میں کچھ بھی ایسا نہیں ہے جسے فائدہ سے خالی قرار دیا جاسکے۔ لیکن یہ کیا ہے کہ وقتی احتجاج اور سوشل میڈیا کا شور شرابا وقت گزرنے کے ساتھ تھم جاتا ہے اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پھر کوئی اور انسانیت سوز واقعہ سامنے آجاتا ہے، ایسا ہی کوئی شرمناک واقعہ، ایسی ہی درندگی اور بہیمیت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ پھر انسانیت کی شرمساری کا ذکر ہوتا ہے۔ پھر میڈیا چیخ و پکار کرتا ہے۔ گویا یہ ایک سائیکل ہے جو چل رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا مرض کی محض نشان دہی سے یا اُس کی مذمت اور تنقید سے مرض ختم ہوسکتا ہے؟ بلکہ مرض صحیح تشخیص اور ضروری دوا دارو سے ختم ہوتا ہے اور دیرپا صحت مند ہونے کے لیے مرض کا جڑ سے اکھاڑ جانا لازم ہے۔

اللہ رب العزت اپنی آخری کتاب قرآن حکیم کی سورۃ التین میں ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے

انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا اور پھر وہ ہوجاتا ہے نچلوں میں سب سے نچلا۔ اور سورۃ الاعراف میں فرمانِ الٰہی ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ انسان اپنے افعالِ بد کی وجہ سے حیوان کی مانند ہوجاتا ہے بلکہ حیوان سے بھی بدتر۔ اگر ہم انسان کے ماضی اور حال پر سرسری سی بھی نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ کیسی ناقابلِ تردید حقیقت ہے جو قرآنِ پاک نے بیان کی ہے۔

اللہ کے ہر پیغمبر نے لوگوں کو توحید کا پیغام دیا، شرک کو بدترین گناہ قرار دیا، لیکن انسانوں کی اکثریت شرک کی مرتکب ہوتی رہی۔ اکثر معاشروں کو یہ علم تھا کہ ماضی میں اللہ نے اس گناہِ عظیم کی پاداش میں بستیوں کی بستیاں تباہ و برباد کردیں لیکن پھر بھی وہ شرک کا ارتکاب کرتے رہے۔ اگرچہ ماضی کا یہ شرک بعض ترامیم اور تبدیلیوں کے ساتھ کسی نہ کسی انداز میں اب بھی جاری ہے۔ لیکن بہرحال محدود ہوگیا ہے لیکن جدید دنیا نے شرک میں بھی جدت پیدا کرلی ہے۔ آج دنیا مادہ کی پرستش کر رہی ہے اگرچہ اُسے باقاعدہ سجدہ نہیں کیا جاتا۔ اس حوالہ سے آج کی دنیا انکار کی دنیا ہے۔ مادہ کے حصول کے لیے سب کچھ کر گزرو، نہ حقوق اللہ کی پرواہ کرو اور نہ بندوں کے حقوق کو پاؤں تلے روندنے سے گریز کرو، پھر بھی اس بات سے انکار کرو کہ ہم مادہ پرست ہیں۔ ناپ تول میں ڈنڈی مارنے پر قوم شعیب علیہ السلام تباہ ہوئی۔ آج یہ جرم چھوٹے اور متوسط طبقہ کا جرم ہے، بڑے بڑے ایوانوں میں تو میزان ہی اپنی طرف الٹائی جاتی ہے۔ فحاشی اور بے حیائی بھی انسانی معاشرہ میں نیا مسئلہ نہیں ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے دور میں جنسی بے راہروی تھی، بے حیائی نے نئی شکل اختیار کی اور انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ مرد شہوت رانی کے لیے مردوں کی طرف مائل ہوئے۔ اللہ نے اُن کی قوم پر آسمان سے پتھر برسائے۔ آج انسانی معاشرے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو آرٹ کا نام دے رہے ہیں۔ اگر ایک مرد اور عورت رضامندی سے زنا کے مرتکب ہوتے ہیں تو قانون اس کو جرم نہیں گردانتا۔ فحاشی اور بے حیائی کے اس کینسر نے پہلے مغرب کو اپنی لپیٹ میں لیا، آج یہ پوری انسانیت کے جسد میں پھیل چکا ہے۔

اچھائی ہو یا بُرائی، جس کا بھی غلبہ ہوگا اُسے پھیلنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ اس بے حیائی نے جب اپنی انتہا کی طرف سفر شروع کیا تو نتیجہ کیا نکلا؟ خود کو مہذب کہنے والی انتہائی جاہل دنیا نے ہم جنس پرستی کو قانونی جواز فراہم کردیا۔ مغرب کا معاشرہ خاص طور پر اس حوالے سے مادر پدر آزاد معاشرہ ہے۔ وہاں اچھی خاصی اکثریت کا حال یہ ہے کہ باپ اپنی بیٹی کو اطلاع کرتا ہے کہ اُس کا بوائے فرینڈ آیا ہے اور ماں اپنی بیٹی کی حرام اولاد کی خوشی مناتی ہے۔ لہٰذا عریانی کا نظارہ اور بے حیائی کی تشہیر جب نوجوانوں کی جنسی خواہش کو مشتعل کرتی ہے تو انہیں جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے اُس مادر پدر آزاد معاشرہ میں کسی خاص دِقت کا سامنا نہیں ہوتا۔ پھر بھی چھوٹی بچیوں سے ظلم کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد دستیاب ہے، پھر بھی ہم جنس پرستی عام ہے۔ صورتِ حال ایک عرصہ قبل ہی اس بدترین نہج پر پہنچ چکی تھی کہ سابق امریکی صدر کلنٹن کو سٹیٹ آف دی یونین خطاب میں یہ کہنا پڑا کہ عنقریب ہماری نئی نسل کی اکثریت ولد الزنا لوگوں پر مشتمل ہوگی اور بعد ازاں بش اور اوباما نے بھی اپنے اپنے دور میں عورتوں پر توجہ دینے کا درس دیا۔ بہرحال پاکستان جیسے مشرقی اور مسلمان ملک کا معاملہ کچھ مختلف ہے۔ یہاں اخبارات اور جرائد میں فحش تصاویر کی بھرمار ہے۔ الیکٹرانک میڈیا فحاشی کی تشہیر کے حوالہ سے تمام حدود پار کرچکا ہے۔ فلمیں اور تھیٹر کے ڈرامے نوجوانوں کی جنسی خواہشات میں تہلکہ مچا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایک طوفانِ بدتمیزی اور پرلے درجے کی بے حیائی ہے۔ تاہم یہاں کا معاشرہ ناجائز جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے مغربی معاشرہ کی طرح کھلی سہولتیں فراہم نہیں کرتا۔ معاشرہ میں ابھی کچھ مشرقی، کچھ اسلامی رکھ رکھاؤ باقی ہے لہٰذا جنسی خواہش کی ناجائز تکمیل اتنی آسان نہیں۔ لیکن دکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ روشن خیالی اور ترقی کے نام پر مملکتِ خداداد میں بھی بے حیائی کے دروازے کھولے جا رہے ہیں۔

ہماری رائے میں اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے کہ اس باطل اور فرسودہ نظام کو تہ و بالا کرکے اور اُسے دفنا کر نئی بنیادوں پر ایک نیا نظام قائم کیا جائے جو سب کو بلاتفریق انصاف مہیا کرے۔ لیکن کسی انسان کا بنایا ہوا نظام تمام طبقات کے لیے منصفانہ اور قابلِ قبول نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ کوئی انسان اپنے مفادات کو پس پشت نہیں ڈال سکتا۔ لہٰذا ایک ہی حل ہے کہ جس ہستی نے اس کائنات اور انسان کو پیدا کیا اُس کے نازل کردہ نظام کو نافذ کیا جائے ورنہ باطل نظام سے ایسے انسانیت سوز اور شرمناک جرائم جنم لیتے رہیں گے۔ جس نے انسان کے لیے اس دنیا کو جہنم بنا رکھا ہے۔ آسمانی نظام جو وحی کے ذریعے نازل ہوا وہی اس جہنم کو جنت میں تبدیل کرسکتا ہے۔ لیکن یہ خود بخود نافذ نہیں ہوگا مسلمانانِ پاکستان کو اس کے لیے اٹھنا ہوگا۔ وگرنہ جو آج خود کو محفوظ سمجھتے ہیں وہ کل محفوظ نہیں رہیں گے۔ اس باطل نظام نے ہر گلی محلہ میں درندہ صفت انسانوں کو جنم دیا ہوا ہے۔

اُٹھیں اور اس باطل نظام پر کاری ضرب لگائیں تاکہ پاکستان کی ہر بیٹی کی عزت محفوظ ہوجائے۔

منافقین کی نشانیاں اور مومنین کا طرزِ عمل

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 11 اکتوبر 2024ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن حکیم میں سورۃ التوبہ کی آیات 67 اور 68 میں منافقین اور 71 اور 72 میں سچے ایمان والوں کا تذکرہ موازنے کے طور پر آیا ہے کہ منافقین مرد ہوں یا عورتیں، ان کا طرز عمل کیا ہوتا ہے اور سچے اہل ایمان مرد ہوں یا عورتیں تو ان کا طرز عمل کیا ہوتا ہے۔ آج ان شاء اللہ ان آیات کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ ان کی روشنی میں اپنے معاشرے کا بھی جائزہ لیں گے کہ ہم بحیثیت مجموعی کہاں کھڑے ہیں۔

سورۃ التوبہ مدنی سورت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے حوالے سے بھی تذکرہ کیا ہے، فتح مکہ کے بعد سرزمین عرب پر اللہ کے دین کو جو غلبہ عطا ہوا اس کی مناسبت سے بھی ذکر آیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے دور میں سب سے بڑا لشکر (تقریباً 30 ہزار کا) غزوۂ تبوک کے موقع پر روانہ ہوا۔ اس موقع کے حوالے سے بھی تذکرہ ہے اور اسی موقع پر منافقین کا پول بھی کھولا گیا اور ان کی سزا بھی بیان ہوئی۔ آیت 67 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ﴾

’’منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے میں سے ہیں۔‘‘

یعنی یہ ایک جیسے ہیں۔ بظاہر کلمہ بھی پڑھتے ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور کچھ دیگر نیک اعمال بھی بجالاتے ہیں تاکہ ان کو مسلمان مانا جائے لیکن ایمان لانے کے جو تقاضے ہیں، ان سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں بلکہ اُس کے اُلٹ کرتے ہیں۔ فرمایا:

﴿يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؀﴾ ’’یہ بدی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے (بھی) انہیں نظرانداز کر دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی نافرمان ہیں۔‘‘

اس آیت میں منافقین کی کچھ نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کیا ہیں:

(1) برائی کی دعوت دینا

ایمان لانے کا تقاضا تو یہ ہے کہ خود بھی برائی سے اجتناب کیا جائے اور دوسروں کو بھی برائی سے روکا جائے لیکن منافقین کا طرز عمل اس کے برعکس یہ تھا کہ وہ برائی کی دعوت دیتے تھے، برائی کو پروان چڑھاتے تھے اور دوسروں کو بھی خیر، بھلائی اور نیکی کے کاموں سے روکتے تھے۔ آج ہمارے مسلمان معاشروں میں کیا کام ہو رہا ہے؟ گناہ اور نافرمانی کے کاموں کو پرکشش بنا کر پیش کیا

مرتب: ابوابراہیم

جا رہا ہے۔ یعنی برائی کی دعوت دی جا رہی ہے۔ بے حیائی اور فحاشی کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ ڈانس، موسیقی، جوا، سٹہ، سود، حرام خوری، رشوت، کرپشن ہر قسم کی دعوت یہاں اپنے قول وفعل سے دی جا رہی ہے۔ یہ ساری انشورنس کمپنیاں، سودی کاروبار، بینک، فلم انڈسٹری، ڈرامے، ناچ گانے کے دوسرے ذرائع سب برائی اور حرام کی دعوت دے رہے ہیں۔

(2) نیکی سے روکنا

دوسرے نمبر پر ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ خود بھی نیک اعمال کیے جائیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دی جائے مگر منافقین کا طرز عمل یہ ہوتا تھا کہ وہ خیر اور بھلائی کے کاموں سے روکتے تھے۔ آج ہمارے معاشرے میں کیا چل رہا ہے؟ بعض اوقات بیٹی پردہ کرنا شروع کر دے تو ماں اور باپ روکتے ہیں، معاشرہ رکاوٹ بنتا ہے اور سو سو بہانے تراشے جاتے ہیں۔ اسی طرح کوئی نوجوان اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر چہرے پر سنت رسول ﷺ سجا لے تو ہر طرف سے دباؤ ڈالا جاتا ہے، بیوی آڑے آجاتی ہے، دوست احباب رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ یعنی گھروں سے لے کر اوپر کی سطح تک نیکی سے روکنے کی بات کی جاتی ہے۔ آپ پاکستان کے کسی علاقے میں کنسرٹ کروالیں، DHA میں، بحریہ ٹاؤن، کینٹ ایریاز میں ناچ گانا کروالیں، کسی اجازت نامہ کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن انہی علاقوں میں آپ درس قرآن کا کوئی پروگرام رکھوالیں، دعوت دین، اقامت دین کے مقاصد پر مبنی کوئی تقریب رکھ لیں اکثر آپ کو نہ صرف اجازت نامہ کے لیے مارا مارا پھرنا پڑے گا بلکہ آپ کو بڑے سائز کے پیپر پر لکھی ہوئی شرائط کی پوری فہرست تھمادی جائے گی کہ ان شرائط کو پورا کرو گے تو اجازت ملے گی۔ یعنی ریاست کی سطح پر بھی نیکی سے روکنے کا کام ہو رہا ہے۔ بے حیائی کے پروگراموں کے لیے پولیس والے چار موبائلز بھیج دیں گے کہ ہم آپ کو پروٹیکشن دیں گے لیکن دین کے پروگرام ہوں تو پروٹیکشن دینا تو دور کی بات اجازت ملنا مشکل ہو جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ہماری یونیورسٹیز کے اندر فیشن پریڈ کے نام پر کیا کچھ ہوتا ہے اور کیسی کیسی پروڈکٹس کی وہاں پر مارکیٹنگ کی جاتی ہے جن کا نام بھی شریف آدمی زبان پر نہیں لا سکتا لیکن انہی یونیورسٹیوں میں اگر کچھ طلبہ کسی عالم دین یا سکالر کو بلا کر کوئی پروگرام کرنا چاہیں تو انتظامیہ سے اجازت لینے کے لیے طویل جدوجہد کرنا پڑتی ہے اور بعض اوقات پھر بھی اجازت نہیں ملتی۔ یہ سارے کام اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک میں ہو رہے ہیں۔

(3) اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا

فرمایا:﴿ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ط ﴾(التوبہ:67)’’اور اپنے ہاتھوں کو باندھ کر رکھتے ہیں۔‘‘

اللہ کے دین کا تقاضا تو یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا جائے ، اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے، جہاد اور قتال میں خرچ کیا جائے لیکن منافقین کا طرزِعمل یہ ہے کہ یہ خود بھی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس سے روکتے ہیں۔ چونکہ ان کی نظر میں آخرت کی بجائے دنیا کی اہمیت ہے اس لیے یہ دنیا کا مال بچا بچا کر رکھتے ہیں، اللہ کی پکار پر، اللہ کے پیغمبر ﷺ کی پکار پر خرچ نہیں کرتے ، دین کی پکار پر خرچ نہیں کرتے۔ گھر میں شادی کا فنکشن آ جائے تو ہاتھ رکتا نہیں ہے، ہندوانہ رسومات کے لیے ،فضول کاموں کے لیے ، بے حیائی ، ناچ گانے اور اللہ کے دین سے سرکشی اور بغاوت کے ہر کام میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا پڑ جائے ، فلسطینیوں کے لیے ہنگامی فنڈ ز جمع کروانا ہو، سیلاب متاثرین کے لیے دینا ہو، اللہ کے دین کی دعوت اور سربلندی کے لیے خرچ کرنا ہو تو سو سو بہانے یاد آ جاتے ہیں۔ ہماری حکومتوں اور اداروں کی سطح پر بھی دیکھ لیجیے مساجد اور مدارس کے لیے خرچ کرنا ہو، اللہ کے دین کے تقاضوں پر خرچ کرنے کی بات ہو تو سو بہانے ہوتے ہیں کہ جی بڑے اکنامک پریشرز ہیں ، ملک پر قرضہ ہے، وغیرہ وغیرہ لیکن دوسری طرف کنسرٹس کروانے ہوں ، میوزک میلے لگانے ہوں ، سکول ٹیچرز کو ڈانس سکھانا ہو تو اس کے لیے فنڈ ز بھی ہوتے ہیں اور کوئی معاشی دباؤ بھی کسی حکومت پر نہیں ہوتا۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہمارا طرزِعمل منافقین جیسا ہی ہے۔ الا ماشاءاللہ۔ اللہ ہمیں اس بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آگے فرمایا:

﴿ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط ﴾(التوبہ:67)’’انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے (بھی) انہیں نظر انداز کر دیا۔‘‘

حالانکہ منافقین کلمہ بھی پڑھتے تھے، باجماعت نماز ادا کرتے تھے، روزہ بھی رکھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ترجیحات میں نہیں تھا، اللہ کے دین کی دعوت ، اقامت دین کی جدوجہد، اللہ کے دین کے لیے جان اور مال خرچ کرنا ان کے لیے معنی نہیں رکھتا تھا بلکہ اُن کی ترجیح مال تھا، دنیا کی محبت ترجیح تھی لیکن آخرت ترجیح نہیں تھی۔

اسی تناظر میں ہم اپنا بھی جائزہ لیں کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں؟ بچہ سکول سے لیٹ ہو جائے تو پریشانی ہوتی ہے لیکن بچے کی نماز ضائع ہو جائے تو ہمیں کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بچہ فر فر انگریزی نہیں بول سکتا تو پریشانی ہے ، اگر قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتا تو کیا پھر بھی کوئی پریشانی ہے؟ ہم کیسے مسلمان ہیں؟ کیا ہم نے رب کو بھلا نہیں دیا؟ حالانکہ جمعہ کے خطبات میں بھی ہم سنتے ہیں:

﴿ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ﴾(البقرہ:152)

’’پس تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔‘‘

یعنی تم مجھ سے تعلق قائم رکھو میں تم پر نظر کرم کرتا رہوں گا۔ منافقین نے اپنی سوچ اور زندگی سے اللہ کو نکال دیا تو اللہ نے بھی ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ آج ہماری ترجیحات میں بھی اللہ کا دین شامل نہیں ہے تو پھر ہم پر اللہ کی رحمت کیسے نازل ہوگی؟ کیسے مسلمانوں کے حالات بدلیں گے؟ آگے فرمایا:﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ (التوبہ)’’یقیناً یہ منافق ہی نافرمان ہیں۔‘‘

فسق کے ایک معنی ہیں پھٹ جانا، مراد ہے اللہ کی اطاعت کے دائرے سے نکل جانا، اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود پار کرنا۔ اللہ کے احکامات سے سرکشی اور بغاوت کا راستہ اختیار کرنا۔ اللہ کے دین کے تقاضوں کو پامال کرنا۔ یہ اپنی جگہ ایک بڑا موضوع ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بھی سورۃ المنافقون کی روشنی میں حقیقت نفاق کے عنوان سے اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ہر تھوڑے عرصہ بعد ہر مسلمان کو اس حوالے سے اپنا جائزہ لینا چاہیے، خصوصاً تنظیم اسلامی کے رفقاء منتخب نصاب میں شامل اس حصہ سے استفادہ ضرور کریں۔

منافقین کی سزا

اگلی آیت میں فرمایا:

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط ﴾(التوبہ:168)’’اللہ نے وعدہ کیا ہے ان منافق مردوں‘ منافق عورتوں اور تمام کفار سے جہنم کی آگ کا‘ جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔‘‘

منافقین کو بھی دنیا میں مسلمان مانا گیا لیکن دل میں ایمان نہیں تھا عمل میں سرکشی اور بغاوت تھی ، اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت سے فرار تھا لہٰذا ان کا آخری انجام جہنم کا سخت اور دائمی عذاب ہے۔ جہنم کا عذاب کوئی معمولی سزا نہیں ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ صبح اور شام سات مرتبہ دعا فرماتے تھے: ((اللھم اجرنی من النار))’’اے اللہ مجھے آگ سے بچالے۔‘‘

آپ ﷺ تو معصوم ہیں، بخشے بخشائے ہیں۔ یہ دعائیں درحقیقت ہمارے لیے تعلیم کی گئیں۔ ہم گنہگاروں کو کس قدر فکر ہونی چاہیے؟ ہم دن میں کتنی مرتبہ جہنم کی آگ سے بچنے کی دعا کرتے ہیں؟ آگے فرمایا:

﴿ هِيَ حَسْبُهُمْ ج ﴾(التوبہ:168)’’بس وہی ان کے لیے کفایت کرے گی۔‘‘

منافقین کو بھرپور اور مستقل عذاب دینے کے لیے جہنم کی آگ کافی ہے۔ یعنی یہ اتنا بڑا عذاب ہوگا کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جہنم کا کم ترین عذاب یہ ہوگا کہ بندے کو انگاروں کی جوتیاں پہنائی جائیں گی اور ان کی وجہ سے بندے کا مغز کھول رہا ہوگا جیسے چولہے پر ہنڈیا کھولتی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ ﴾(التوبہ)

’’اور اللہ نے ان پر لعنت فرما دی ہے اور ان کے لیے عذاب ہے قائم رہنے والا۔‘‘

لعنت کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی رحمت سے دور ہو جانا۔ چونکہ جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت سے ہی ملے گا لہٰذا اللہ کی رحمت سے دور ہونے کا مطلب جہنم میں جانا ہے۔

مومنانہ صفات

سورۃ التوبہ کی آیت 71 میں اللہ نے فرمایا:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ﴾(التوبہ:71)’’اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں‘ یہ سب ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔‘‘

یعنی مومن مرد اور مومن عورتیں اللہ کے دین کے معاملے میں، رسول اللہ ﷺ کے مشن کے اعتبار سے، دین کے تقاضوں پر عمل کرنے کے اعتبار سے ، اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کے اعتبار سے ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہیں۔ بعض لوگ اس آیت کا غلط مطلب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن مرد اور عورتیں آپس میں دوستی کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مومن مردوں اور عورتوں کے درمیان معاملات کی حدود بھی مقرر کر دی ہیں۔ سورہ نور کی آیت 31 میں اس حوالے سے پوری تفصیل موجود ہے کہ کس طرح نگاہوں کی حفاظت کرنی ہے، پردہ اور حجاب کرنا ہے، اپنی حیا اور عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ یہاں تک کہ گھر میں باپ یا بھائی ہو تو اس کے سامنے بھی چادر کا اہتمام کرنا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 31 میں فرمایا:

﴿ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ﴾’’اور تم اپنے گھروں میں قرار

پکڑ واور مت نکلو بن سنور کر پہلے دورِ جاہلیت کی طرح‘‘ یعنی گھر سے باہر نکلنا ہے تو حجاب کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ سورہ احزاب کی آیت 53 میں صحابہ کرام ؓ کو حکم دیا گیا:

﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط﴾ ’’اور جب تمہیں نبی (ﷺ) کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنی ہوتو پردے کی اوٹ سے مانگا کرو۔‘‘

اسی سورت کی آیت 59 میں فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط﴾ ’’اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں‘ اپنی بیٹیوں اور اہل ایمان خواتین سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں۔‘‘

جلباب بڑی چادر کو کہتے ہیں جو پورے جسم کو ڈھانپ لے۔ ان احکامات کو بھی سامنے رکھا جائے اور اس کے بعد واضح ہو جائے گا کہ دین کے مشن میں مومن مرد اور مومن عورتیں کس طرح ایک دوسرے کے معاون اور مددگار بن سکتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ دین کے کام میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کا ساتھ دیں، بہن بھائی کا ساتھ دے، ماں اولاد کی حوصلہ افزائی اور مدد کرے، باپ بیٹی کو دین پر چلنے کی ترغیب دے۔ حضرت عمر ؓ کے اسلام لانے کا ذریعہ ان کی بہن بن گئیں اور پھر آدھی دنیا حضرت عمر ؓ کی وجہ سے دین میں داخل ہوگئی۔ آگے فرمایا:

﴿یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط﴾ ’’وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں‘ بدی سے روکتے ہیں‘ نماز قائم کرتے ہیں‘ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔‘‘

یہاں مومنین کی چند صفات بیان ہوئی ہیں:

(1) نیکی کا حکم دینا

حکم ہم وہاں دے سکتے ہیں جہاں اختیار ہوتا ہے، باپ اپنی اولاد کو حکم دے سکتا ہے، کسی ادارے کا سربراہ ماتحت لوگوں کو حکم دے سکتا ہے، ریاست کا سربراہ رعایا کو حکم دے سکتا ہے۔ لیکن جہاں حکم نہیں چل سکتا وہاں ترغیب وتشویق کے معنی لیے جائیں گے۔ حدیث میں ہے کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کی ترغیب دلاؤ، 10 سال کا ہو جائے تو بستر بھی الگ کرو، نماز نہ پڑھے تو سختی کرو۔ مرنے کے بعد پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا اور ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)) ’’تم سب راعی (حاکم) ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ باپ ہے تو اولاد کے بارے میں سوال ہوگا، شوہر ہے تو بیوی کے بارے میں سوال ہوگا، ادارے کا سربراہ ہے تو ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا، ریاست کا حکمران ہے تو رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔

(2) برائی سے روکنا

اُمت مسلمہ کو کس عظیم مقصد کے لیے کھڑا کیا گیا ہے اس حوالے سے سورہ آل عمران کی مشہور آیت ہے:

﴿كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آیت:110)

’’تم وہ بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لیے برپا کیا گیا ہے، تم حکم کرتے ہو نیکی کا اور تم روکتے ہو بدی سے۔‘‘

ہم سچے اُمتی اسی وقت قرار پائیں گے جب یہ فریضہ ادا کریں گے۔ یہ کام اپنی استطاعت اور دائرہ کار میں رہتے ہوئے کرنا ہوگا۔ حدیث کے مطابق جو اپنے ہاتھ سے برائی کو روک سکتا ہے تو ہاتھ سے روکے، زبان سے روک سکتا ہے تو زبان سے روکے اور زبان سے بھی نہیں روک سکتا تو کم از کم دل میں برا جانے۔ ہمارے حکمرانوں کے پاس اختیار ہے وہ باطل نظام کو ختم کر کے اسلام نافذ کر سکتے ہیں، اگر نہیں کرتے تو روز قیامت ان سے پوچھا جائے گا۔ ہم زبان سے برائی کے خلاف آواز اُٹھا سکتے ہیں، اگر نہیں اُٹھائیں گے تو روز محشر پوچھے جائیں گے۔

(3) نماز قائم کرنا

ہر بالغ مسلمان پر نماز فرض ہے اور مردوں کے لیے باجماعت نماز لازمی ہے۔ یہاں منافقین کے مقابلے میں مومنین کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔ مگر آج ہم اپنا جائزہ لے سکتے ہیں کہ ہم کس صف میں کھڑے ہیں۔

﴿وَكُلُّهُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ۝۹۵﴾ (مریم)

’’اور قیامت کے دن سب کے سب آنے والے ہیں اس کے پاس اکیلے اکیلے۔‘‘

روز قیامت ہر ایک نے اپنے ہر عمل کا حساب خود دینا ہے، لیکن بہر حال ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اولاد کو دین کی طرف توجہ دلائیں۔

(4) زکوٰۃ ادا کرنا

منافقین اللہ کی رہ میں جان اور مال خرچ کرنے سے فرار اختیار کرتے ہیں جبکہ مومنین اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(5) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا

اللہ کا حکم نماز اور زکوٰۃ تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پوری زندگی کے لیے ہے۔ میری زندگی میں اسلام غالب ہو، میرے گھر میں بھی اللہ کا دین نافذ ہو، میری خوشی اور غمی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہو، میرا کاروبار، میری ملازمت، میری پارلیمنٹ، میری حکومت اور میری ریاست میں بھی اللہ کا دین نافذ ہو۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ص﴾ (البقرۃ:208) ’’اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔‘‘

منافقین کے مقابلے میں جو سچے اہل ایمان ہوں گے ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر گوشہ میں اسلام نافذ ہوگا۔ اس تناظر میں آج ہم اپنا بھی جائزہ لیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ آگے فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝۷۱﴾ ’’یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحمت فرمائے گا۔ یقیناً اللہ زبردست‘ حکمت والا ہے۔‘‘

اللہ کی رحمت جس کے ساتھ ہوگی وہی جنت میں جائے گا۔ لہٰذا جن مسلمانوں کے کردار وعمل میں درج بالا صفات کی جھلک ہوگی وہی حتمی کامیابی کی اُمید رکھ سکتے ہیں۔ اگلی آیت میں فرمایا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط﴾ (التوبہ:72) ’’اللہ نے وعدہ کیا ہے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے ان باغات کا جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بہت عمدہ مکانات (کا وعدہ) ہمیشہ رہنے والے باغات میں۔‘‘

سچے اہل ایمان پر دنیا میں سخت آزمائشیں بھی آتی ہیں، دنیا کی زندگی اجیرن ہو سکتی ہے مگر ان کی دائمی زندگی عالی شان محلوں اور باغوں میں گزرے گی۔ یہ کس قدر عظیم فائدے کا سودا ہے جبکہ منافقانہ طرز عمل سے دنیا کی چند روزہ اور عارضی زندگی میں تو کچھ آسانیاں ممکن ہے مل جائیں مگر آخرت کی دائمی زندگی شدید عذاب میں گزرے گی اور یہ کس قدر گھاٹے کا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقانہ طرز عمل سے بچنے اور مومنانہ طرز عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ابلیس کی مجلسِ شوریٰ

(گزشتہ سے پیوستہ)

ابلیس کی مجلس شوریٰ میں ابلیس اسلام کے نظام سے خوف کھاتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ایسا دین (نظام) ہے جو کہتا ہے کہ یہ زمین بادشاہوں کی نہیں بلکہ اللہ کی ہے۔ جو بھی زمین کسی حاکم نے فتح کی ہے یا جس پر وہ حاکم ہے اس کے ایک ذرے پر بھی اس کی ملکیت نہیں ہے اور جس کے پاس جتنی زیادہ زمین ہے وہ اتنا ہی جواب دہ ہے۔ اگر یہ نظام دنیا میں رائج ہو گیا تو ہمارے ابلیسی نظام کی تاریخی اور جغرافیائی بنیادیں اُکھڑ جائیں گی۔

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں

ابلیس کی خواہش ہے کہ یہ دین لوگوں کی نگاہوں سے چھپا رہے تو بہتر ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ خود مسلمانوں کو بھی اس یقین سے محروم رکھا جائے کہ اس نظام میں کتنی برکات ہیں اور کتنی طاقت ہے۔

ہے یہی بہتر الٰہیات میں اُلجھا رہے
یہ کتابُ اللہ کی تاویلات میں اُلجھا رہے

اسلام کے نفاذ میں کتنی خیر و برکت ہے اور اس کے کس قدر فوائد ہیں مسلمانوں کو ان تجربات سے محروم رکھا جائے اور اس کی بجائے اسے بحث مباحثوں میں اُلجھا کر رکھا جائے تاکہ ان تاویلات اور بحثوں سے وہ نکل ہی نہ سکے۔

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسمِ شش جہات
ہو نہ روشن اُس خدا اندیش کی تاریک رات

جن لوگوں کی نگاہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر جم گئی اور انہوں نے دنیا کو بھی یہ پیغام دیا کہ اصل طاقت اور قدرت رکھنے والا اور آپ کے حالات کو بدلنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ فلسفے اور مباحث تو ایسے لوگوں کو اس طرح اُلجھا دیا جائے کہ اُن کی تاریک راتیں کبھی روشن نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ راتوں کو اُٹھ کر اللہ سے لو نہ لگا سکیں تاکہ ان کو مزید عقل و شعور کی روشنی نہ مل سکے۔

ابنِ مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جدا یا عینِ ذات؟

ایسے لوگوں کو ان بحثوں میں اُلجھا دیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یا ابھی زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی صفات اللہ کی ذات کا حصہ ہیں یا اس سے الگ کوئی چیز ہیں۔

آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے
یا مجدِّد، جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات؟

عیسیٰ ابن مریم کے نام سے جو زمین پر آئے گا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے یا کوئی ایسا شخص ہوگا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات ہوں گی۔ ایسی بحثوں میں مسلمانوں کو اُلجھا دیا جائے۔

ہیں کلامُ اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
اُمتِ مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟

ابلیس چاہتا ہے کہ مسلمان انہی بحثوں میں اُلجھے رہیں کہ صحیح عقیدہ کیا ہے۔ اس لیے فلسفیوں نے یہ بحث چھیڑ دی ہے۔

کیا مسلماں کے لیے کافی نہیں اس دَور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہُوئے لات و منات؟

ایسی بحثیں چھیڑ کر ابلیس چاہتا ہے کہ مسلمان ایسے ہی نئے نئے بتوں کی پرستش میں لگے رہیں۔

تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مُہرے ہوں مات

مسلمانوں کو ان چھوٹے چھوٹے اور غیر ضروری فروعی مسائل میں ایسے مشغول رکھو تاکہ زندگی کی بساط میں ان کی ساری تدبیریں بے کار ثابت ہو جائیں۔

خیر اسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اَوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

مسلمانوں کی یہ غلامانہ سوچ بن جائے کہ یہ دنیا کی حکمرانی تو دوسروں کے لیے ہے، ہمیں تو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہے وہی شعر و تصوّف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

ان کو شعر و شاعری اور تصوف کے اندر اُلجھائے رکھو تاکہ یہ کردار و عمل کے لحاظ سے مفلوج ہو جائیں۔

ہر نفس ڈرتا ہُوں اس اُمت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

جس اُمت کے دین میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کو لازم کر دیا گیا اور اس کے تحت ہر مسلمان کو مکلف ٹھہرایا گیا کہ معاشرے میں جو بھی غلط کام ہوگا یا برائی پھیلے گی تو اس کے بارے میں اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے اسے روکا کیوں نہیں تو ان صفات والی اُمت اگر بیدار ہو گئی تو برائی کا نظام (ابلیسی نظام) مٹ جائے گا۔ اسی لیے ابلیس اور اس کے حواریوں کو خوف ہے کہ یہ ایسی اُمت کہیں بیدار نہ ہو جائے، یعنی اپنے اس فریضہ کو پہچان نہ لے جس کی بدولت اسے خیر اُمت کہا گیا۔ اس لیے اسے معاشرے سے کٹ کر رہنے کا تصور دو کہ جو بھی معاشرے میں غلط یا صحیح ہوتا ہے تو ہونے دو تم کسی گوشے میں بیٹھ کر بس اللہ اللہ کرتے رہو۔

مست رکھو ذکر و فکرِ صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

مسلمانوں کا ایسا مزاج بنا دو کہ اسلام کا نظام قائم کرنے اور دین کے نفاذ کی بجائے اپنی اپنی خانقاہیں بنا کر اللہ ھو اللہ ھو کی قوالی گاتے اور سنتے رہیں اور اسی موج میں مست رہیں کہ بس وہ بہت نیک اور پارسا ہیں۔ باقی معاشرے میں برائی کا نظام بے شک اپنی جڑیں مضبوط کرتا رہے۔ یہی ایک طریقہ ہے کہ اس امت کو غفلت میں رکھ کر ابلیسی نظام کو مستحکم و مضبوط کیا جا سکتا ہے۔

•.......•.......•

علامہ اقبالؒ نے 1936ء میں ابلیس کی مجلس شوریٰ کے عنوان سے یہ نظم لکھی تھی اور اس کے ذریعے اُمت کو جگانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے دو سال بعد یعنی 1938ء میں علامہ اقبالؒ وفات پا گئے۔ اس نظم میں مسلمانوں کے لیے بہت بڑا سبق ہے، اگر اس کے مندرجات پر غور کیا جائے تو اس وقت امت مسلمہ کی جو حالت ہے اور جس طرح سے دنیا پر ابلیسی نظام کا غلبہ بڑھ رہا ہے اس کی اصل وجوہات ہمارے سامنے آتی ہیں۔ امت کے زوال اور پستی کے ان اسباب کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور پھر ان کمزوریوں، غفلتوں اور گمراہیوں سے نکل کر ازسرنو اسلام کے پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ یہی ایک صورت ہے کہ امت مسلمہ کو دوبارہ دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام اور وقار مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ختم شد)

دورۂ بھارت کے مشاہدات و تاثرات

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ

مقام: قرآن آڈیٹوریم لاہور، بتاریخ: 2 جنوری 2005ء

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ایک تحریر سے منتخب اقتباسات

بشکریہ: ماہنامہ میثاق لاہور، فروری 2005ء

بھارت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کا ادارہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن (IRF) بھی بہت کام کر رہا ہے۔ اوّل تو ذاکر نائیک خود انتہائی فعال آدمی ہیں۔ آپ نے انہیں ٹیلی ویژن پر دیکھا ہوگا۔ ابھی بیالیس برس کے ہوئے ہیں' گویا نوجوان ہیں۔ دُبلے پتلے ہیں' لیکن یوں لگتا ہے جیسے ان میں بجلی بھری ہوئی ہے۔ ہر کام کو وہ خود انتہائی مستعدی سے کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں۔ میری تقریروں کے دوران وہ تمام تر انتظامات کی نگرانی خود کرتے اور تین گھنٹے تک ان کا یہ حال رہتا جیسے مچھلی کو سمندر سے باہر لے آئیں تو وہ تڑپتی رہتی ہے۔ وہ بڑے ہائی ٹیکنیکل لیول پر ریکارڈنگ کرتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ یہاں جو میرے شام کے دس لیکچر ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک لیکچر کی ویڈیو کاپی ہمیں دے دیں تاکہ ہم جا کر اپنے ساتھیوں کو دکھا سکیں' لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ آپ کے ایک ایک ویڈیو کی ایڈیٹنگ پر میرا ایک ایک مہینہ لگے گا' پھر میں اس کو ریلیز کروں گا۔ جب میں نے اصرار کیا کہ پندرہ منٹ کا کوئی chunk نکال کر ہی ہمیں دے دیں' تو انہوں نے بادلِ نخواستہ پندرہ منٹ کا ایک chunk نکال کر دیا۔ اسے دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ حاضری کی جو کیفیت میں کہہ رہا ہوں' وہ کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ میں آپ کو صحیح ترین اعداد و شمار بتا رہا ہوں' اس لیے کہ کرسیاں گنی ہوئی ہوتی تھیں۔ آخری دن دس ہزار کرسیاں تھیں' جو ساری کی ساری پُر تھیں اور پھر بھی کچھ لوگ کھڑے تھے۔ اسی طرح خواتین کے لیے چار ہزار کرسیاں علیحدہ تھیں' جن میں سے بھی کوئی خالی نہ تھی۔ لہٰذا گنتی میں کسی غلطی کا امکان ہے ہی نہیں۔

میں ذاکر نائیک صاحب کا تعارف کرا دوں۔ وہ 93-1992ء میں پاکستان آئے تھے۔ ابھی نوجوان ڈاکٹر تھے' پریکٹس بھی کر رہے تھے۔ دل میں کچھ کرنے کا جذبہ تھا۔ انہوں نے پورے پاکستان کا دورہ کیا اور مجھ سے بھی ملے۔ کہنے لگے کہ پاکستان میں دین کے نام پر جتنے کام ہو رہے ہیں میں نے ان سب کا جائزہ لے لیا ہے اور میرے نزدیک صحیح رُخ پر صرف آپ کام کر رہے ہیں۔ اُس وقت وہ ساٹھ ہزار روپے مالیت کے ہمارے آڈیو اور ویڈیو کیسٹس لے کر گئے تھے' جن کی ریکارڈنگ مارکیٹ میں دستیاب عمدہ tapes پر خاص طور پر کروائی گئی تھی۔ ان کے والد عبدالکریم نائیک بہت بڑے psychiatrist ہیں۔ ڈاکٹر رشید چودھری صاحب مرحوم کے وہ بڑے گہرے دوست تھے۔ دو مرتبہ پاکستان آئے بھی ہیں۔ ہماری اکیڈمی کا بھی انہوں نے visit کیا تھا۔ لیکن میں چونکہ دونوں مرتبہ ملک سے باہر تھا لہٰذا اُن سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی' تو ممبئی میں ان سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ ذاکر نائیک صاحب نے ایک بلڈنگ کے دو فلیٹس کو باہم جوڑ کر اپنی بہت عمدہ رہائش گاہ بنائی ہوئی ہے' جو انہوں نے ہمارے لیے خالی کرا دی تھی۔ دس گیارہ دن انہوں نے ہماری میزبانی کا پورا پورا حق ادا کیا۔ ذاکر صاحب جب پاکستان کے دورے پر آئے تھے تو میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ کو اگر واقعی دین کا کوئی کام کرنا ہے تو اپنی میڈیکل پریکٹس کو ترک کرنا ہوگا' یہ دو کام ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس کے بعد میری ان سے ملاقات نہیں رہی' صرف امریکہ میں ایک مختصر ملاقات ہوئی تھی۔ البتہ میرے چھوٹے بیٹے آصف حمید سے آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کے سلسلے میں اُن کا رابطہ رہا ہے۔ بہرحال اب انہوں نے مجھے یہ کہہ کر دورۂ بھارت کی دعوت دی کہ چونکہ آپ کے کہنے پر میں نے پریکٹس چھوڑ دی ہوئی ہے لہٰذا اب آپ کو یہ دعوت قبول کرنی چاہیے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے' میں بسر و چشم حاضر ہونے کو تیار ہوں۔

اصل میں ان کا فروری 2004ء کا پروگرام تھا' لیکن بھارتی حکومت نے ویزا دینے میں تاخیر کر دی۔ اس کے لیے بھارتی ہائی کمیشن نے بھارت کی سنٹرل گورنمنٹ سے اجازت حاصل کی۔ چنانچہ اس میں وقت لگا اور جب ویزا ملا تو وہاں شدید حبس والی گرمی کا موسم شروع ہو چکا تھا اور بارشیں شدید ہو رہی تھیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے کسی کھلے میدان میں خطابات کرنے ہوں گے جبکہ میں اسے ناپسند کر رہا تھا' اس لیے کہ میرا مزاج اس کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کافی زیادہ لوگوں کی آمد متوقع ہے اور وہ کسی ہال میں سما نہیں سکتے' لہٰذا ہمیں کھلے میدان میں پروگرام کرنا پڑے گا' اور ایسا ہم ان دنوں میں نہیں کر سکتے' اس لیے اب آپ دسمبر میں آئیں۔ مجھے اُن سے تھوڑا سا گلہ بھی رہا کہ میں نے اپنا ذہن بنا لیا ہے اور آپ اسے بہت زیادہ مؤخر کر رہے ہیں۔ کہاں فروری مارچ اور کہاں نومبر دسمبر! لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ان کی بات صحیح تھی۔ جتنے لوگ آ رہے تھے' کسی ہال میں ان کے سمانے کا امکان ہی نہیں تھا۔

ذاکر نائیک صاحب شیخ احمد دیدات سے بھی بہت متاثر ہیں' جنہوں نے اس دور میں عیسائیت میں سپیشلائز کیا ہے۔ میرے نزدیک وہ اس دور کے مولانا رحمت اللہ کیرانوی ہیں جنہوں نے پادری فنڈر کو شکست دی تھی۔ اگر اُس وقت اسے شکست نہ دی گئی ہوتی تو شاید پورا ہندوستان عیسائی ہو جاتا۔ وہ شخص جرمن تھا اور بہت learned آدمی تھا۔ عربی' آرامی اور فارسی کا پوری طرح ماہر تھا۔ اس کا قرآن کا مطالعہ بھی بہت زیادہ تھا۔ وہ جب ہندوستان آیا تو کلکتہ میں اس نے پہلا مناظرہ کیا۔ کلکتہ ہی سے برٹش گورنمنٹ پورے ہندوستان پر قابض ہوئی تھی' پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت تھی۔ کلکتہ ہی میں انگریزوں نے پہلا پریس قائم کیا تھا اور وہاں پر بائبل کا اردو اور دیگر مختلف زبانوں میں ترجمہ کرا کے بہت بڑے پیمانے پر شائع کیا گیا تھا۔ تو وہاں پادری فنڈر نے مسلمان علماء کو مناظرے کا چیلنج دیا اور سب کو ہرا دیا۔ پھر وہ وہاں سے بنگال کے مختلف شہروں بہار' یوپی سے ہوتا ہوا آیا اور ہر جگہ پر علماء کو شکست دی۔ ہمارے علماء نے کبھی بائبل اور تورات کی صورت نہیں دیکھی' بلکہ عام طور پر بائبل اور تورات کا پڑھنا گناہ سمجھتے ہیں' تو اب کیا جواب دیں! کاؤنٹر اٹیک کے بغیر مناظرے کے اندر کامیابی ممکن نہیں۔ مناظرے میں تو دراصل مخاطب کو شکست دینا اور اسے کسی طریقے سے چپ کرانا مقصود ہوتا ہے۔

پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم نے مجھے یہ واقعہ سنایا تھا کہ شہنشاہ شاہجہان کے دربار میں عیسائی اور مسلمان علماء کا مناظرہ ہوا تھا۔ اس کا پس منظر یہ تھا کہ شاہجہان کو بواسیر ہوگئی تھی اور اس کی وجہ سے تخت پر بیٹھنا مشکل ہوگیا تھا۔ اب وہ بادشاہ جو تخت پر بھی نہ بیٹھ سکے وہ بادشاہ کہاں رہا! اس کا علاج نہ کوئی جراح کر سکا اور نہ کوئی حکیم۔ اس زمانے میں کاروباری سلسلہ میں مغربی اور مشرقی ساحل پر انگریزوں کی کچھ آمد و رفت شروع ہوگئی تھی۔ ایک انگریز سرجن نے آ کر سرجری کی تو بادشاہ ٹھیک ہوگیا۔ بادشاہ نے احسان کے بدلے کے طور پر پوچھا کہ کیا مانگتے ہو؟ تو اس سرجن نے کہا کہ ہمیں تجارتی حقوق چاہئیں کہ ہم یہاں اپنی کوٹھیاں بنا سکیں۔ چنانچہ سارے ساحل میں ان کی تجارتی کوٹھیاں بن گئیں اور ان میں چپکے چپکے سے اسلحہ بھی آنا شروع ہوگیا۔ اسی شاہجہاں کے دربار میں انگریز پادریوں نے مسلمان علماء کے ساتھ مناظرہ کیا۔ درباری علماء میں ہر علاقے کے چوٹی کے لوگ جمع ہوتے تھے' لیکن پادریوں نے درباری علماء کو شکست دی۔ ایک پادری نے ایک آیت پیش کی تو تمام علماء نے کہا کہ یہ قرآن میں ہے ہی نہیں۔ اس نے قرآن منگوا کر کھول کر دکھایا تو وہ آیت موجود تھی۔ اب اندازہ کیجیے کہ ان علماء کی کیا حالت ہوئی ہوگی!

اسی طرح کا فنڈر کا معاملہ ہو رہا تھا۔ کلکتہ میں علماء کو شکست دینے کے بعد وہ کئی شہروں سے ہوتا ہوا دہلی آیا اور جامع مسجد کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اس نے اعلان کیا: مسلمانو! میں کلکتے سے چل کر یہاں تک آ گیا ہوں' کہیں پر بھی کوئی مسلمان مجھ سے مناظرہ نہیں کر سکا اور مجھے ہرا نہیں سکا' اب میں پورے ہندوستان کے علماء کو چیلنج کر رہا ہوں کہ آئیں اور میرا مقابلہ کریں۔ اُس وقت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کھڑے ہوئے اور انہوں نے فنڈر کو شکست دی۔ اُس وقت انگریز غالب اور فاتح کی حیثیت سے آ رہا تھا' ساتھ ہی اگر یہ بات بھی عوام کے سامنے آتی کہ ہمارے علماء تو مار کھا گئے' تو ارتداد اور تبدیلی مذہب کا معاملہ کس بڑے پیمانے پر ہوتا' آج آپ تصور نہیں کر سکتے۔ انگریز سے مرعوبیت تو پہلے سے تھی۔ بہرحال اس زمانے میں ایک دوسرا رحمت اللہ کیرانوی پیدا ہوا ہے اور وہ ہے شیخ احمد دیدات۔ اب بہت عرصے سے وہ صاحب فراش ہیں۔ تقریباً پورا جسم مفلوج ہے' صرف آنکھیں کام کرتی ہیں اور آنکھوں کی مدد سے ہی کچھ communication ہوتی ہے۔ لیکن ان کے شاگرد کی حیثیت سے ڈاکٹر ذاکر نائیک نے جو نام اور مقام حاصل کیا ہے اُس کے حوالے سے یہ احمد دیدات پلس (+) ہیں' یعنی ان سے آگے ہیں' کم نہیں ہیں۔ احمد دیدات کا انداز بہت زیادہ جارحانہ ہے' جبکہ ان کا انداز نسبتاً کم جارحانہ ہے۔ مناظرے کے اندر جارحانہ انداز اختیار کرنا پڑتا ہے۔

اب انہوں نے ایک بہت بڑا اور اہم کام یہ شروع کیا ہے کہ ہندوستان کی چوٹی کی مذہبی کتابوں مثلاً وید وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کے حوالے سے ابھی پچھلے دنوں ان کا ایک بہت بڑا پروگرام ٹیلی ویژن پر نشر ہوا جو اتفاق سے میں نے بھی یہاں دیکھا۔ اس کا عنوان تھا: "Similarities between Hinduism and Islam"۔ انہوں نے بہت گہرے مطالعہ کے بعد یہ پروگرام پیش کیا اور بتایا کہ ویدوں میں خالص توحید موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان کا تصور ہے: ''ایکم دوناستم'' یعنی وہ ایک ہی ہے' اس کے ساتھ دوسرا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ (الاخلاص)

مزید برآں ان ویدوں میں حضور ﷺ کا نام لے کر پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ ایک پیشین گوئی ہے کہ حضور ﷺ اونٹ پر سوار ہوں گے' دس ہزار کا لشکر لے کر جائیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ یہ فتح مکہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ہم نے ہندوستان پر آٹھ سو برس یا ایک ہزار برس حکومت کی ہے اور عیش کئے ہیں' لیکن ہندو ذہن کے اندر کبھی جھانک کر ہی نہیں دیکھا کہ اس کے اندر ہے کیا! اس کا علمی پس منظر کیا ہے؟ ان کے نظریات اور اعتقادات کیا ہیں؟ یہ حقیقت میں ہم نے سمجھا ہی نہیں' جو کہ افسوس ناک ہے۔ میں نے آج سے بارہ تیرہ سال قبل جب ہندوستان کا آخری دورہ کیا تھا تو میں لکھنؤ بھی گیا اور پھر رائے بریلی بھی۔ میں نے مولانا علی میاں صاحب سے ملاقات کی اور اُن سے عرض کیا کہ آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں' جو کسی اور عربی مدرسہ کے اساتذہ سے کہوں گا تو وہ اسے سنیں گے بھی نہیں' جبکہ ندوۃ العلماء چونکہ نسبتاً کشادہ ذہن کے حامل لوگوں کا ادارہ سمجھا جاتا ہے لہٰذا میری درخواست کے درجے میں ایک تجویز یہ ہے کہ آپ ''ندوۃ العلماء'' میں سنسکرت کی تعلیم کو لازم کر دیں' تا کہ یہاں سے فارغ التحصیل حضرات سنسکرت کو پڑھ کر ہندو ذہن کو صحیح طور پر سمجھ سکیں' اس کا گہرائی میں مطالعہ کریں اور ان کے ذہن تبدیل کریں۔ قبل ازیں ہندوستان میں نچلے طبقات مثلاً اچھوتوں وغیرہ کے اندر ایک تبدیلی لائی گئی تھی۔ جب سعودی عرب وغیرہ سے کچھ مالی امداد آنی شروع ہوئی تھی تو پسماندہ' دبے ہوئے اور پسے ہوئے طبقات' جن کی معاشرے میں کوئی حیثیت اور عزت نہیں تھی' ان کی کچھ مالی امداد کی گئی اور ان کے لیے زندگی گزارنے کے بہتر مواقع پیدا کئے گئے تو کچھ ہریجن' شودر قسم کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ لیکن اس پر پورے ہندوستان کے اندر بڑا شدید ردّعمل ہوا تھا کہ کہاں سے پیسہ آ رہا ہے! اس کے بعد اس کا راستہ روک دیا گیا۔ تو اس پہلو سے میں نے کہا تھا کہ اب تو higher elite طبقہ کو خطاب کرنا چاہیے۔ اسلام کی تبلیغ کا اصول یہ نہیں ہے کہ کسی معاشرے میں داخل ہونے کے لیے وہاں کے پسماندہ لوگوں کو جمع کر لیا جائے' ان کے ذہن کو بدلا جائے یا ان کا عقیدہ بدل دیا جائے اور بس۔ یہ عیسائی مشنریوں کا طریق تبلیغ ہے' کیونکہ عیسائیت میں تو عقیدے کے سوا کچھ ہے ہی نہیں' جبکہ اسلام میں یہ ''بیک ڈور انٹری'' نہیں ہے' بلکہ ''فرنٹ ڈور انٹری'' ہے کہ پہلے چوٹی کے لوگوں کو مخاطب کرو۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا تھا: ﴿اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى﴾ کہ اے موسیٰ فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ طغیانی پر اتر آیا ہے۔ حضور ﷺ بھی طائف گئے تو تینوں سرداروں سے ملے' وہاں آپ ﷺ نے street preaching نہیں کی۔ تو اس اعتبار سے اسلام کا مزاج کچھ اور ہے۔ اس پر مولانا علی میاں صاحب کہنے لگے' ہاں آپ نے واقعی بہت اچھی بات کہی ہے۔ پھر دو سال بعد شکاگو' امریکہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ بھی ایک کانفرنس میں مدعو تھے اور میں بھی۔ میں نے وہاں ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے میں تو بھول ہی گیا! تو یہ ہمارے علماء کا حال ہے! مولانا علی میاں تو چوٹی کے عالم تھے۔ انہیں آپ سب سے زیادہ روشن خیال کہہ سکتے ہیں اور وہ سب سے زیادہ دنیا میں گھومے پھرے ہوئے ہیں' پھر بھی انہوں نے اس بات کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ لیکن اب کچھ ادارے اس پہلو سے کام کر رہے ہیں' جن میں سے ایک یہ ''آئی آر ایف'' ہے' جس کا میں نے آپ کے سامنے تعارف کرانا ضروری سمجھا ہے۔ تو اسلام کے حوالے سے یہ ایک بہت بڑا بریک تھرو ہو رہا ہے۔

۞۞۞

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی نصیحت کی وجہ سے میری زندگی بدل گئی،

ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور شیخ احمد دیداتؒ دو ایسی شخصیات تھیں جن سے متاثر ہوکر میں جسم کے ڈاکٹر سے روح کا ڈاکٹر بنا،

بل گیٹس اور ایلون مسک جیسے بڑے بزنس مین بھی اللہ کے نزدیک ایک داعی کے مقابلے میں کچھ نہیں،

اکثر پاکستانیوں سے جب میں ملتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ جب تک زندہ تھے تو ہم نے ان کی اتنی قدر نہیں کی جتنی کرنی چاہیے تھی مگر آج احساس ہوتا ہے کہ وہ کس قدر عظیم انسان تھے۔

مبلغ اسلام ڈاکٹر ذاکر نائیک کا قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضرین سے خطاب

مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ 33 سال بعد دوبارہ قرآن اکیڈمی میں قدم رکھنے کا شرف حاصل ہوا لیکن ساتھ ساتھ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی کمی بھی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ اکثر پاکستانیوں سے جب میں ملتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ جب تک زندہ تھے تو ہم نے ان کی اتنی قدر نہیں کی جتنی کرنی چاہیے تھی لیکن اب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ وہ کس قدر عظیم شخصیت تھے۔

جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہوں گے کہ میں ایک تو اپنے مرشد شیخ احمد دیدات صاحبؒ سے متاثر تھا۔ 1987ء میں ان سے ملاقات کی اور اس کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد میں نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے ملاقات کی۔ یہی دو ایسی شخصیات تھیں جن سے متاثر ہوکر میں جسم کے ڈاکٹر سے روح کا ڈاکٹر بنا۔ الحمدللہ۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ عالم اسلام کے واحد داعی تھے جن کی اردو تقاریر میں سنتا تھا۔ حالانکہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ صاحب کی اُردو بہت مشکل تھی لیکن پھر بھی دل کو چھوتی تھی۔ میرا شوق تھا کہ ان سے ملاقات کروں اور یہ شوق بالآخر 1991ء میں مجھے پاکستان لے آیا۔ اس وقت اسی قرآن اکیڈمی میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے ملاقات ہوئی اور جب انہوں نے مجھے پوچھا: بیٹا! پاکستان کیوں آئے ہو؟ تو میں نے کہا کہ یہاں اسلامک ادارے ہیں ان کو دیکھنے آیا ہوں اور دوسرا آپ سے ملنے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: پاکستان میں ادارے تو بہت ملیں گے لیکن اسلام نہیں ملے گا۔ میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی سادگی سے بہت متاثر ہوا۔ اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا میں سرجن بننا چاہتا ہوں اور ساتھ ساتھ داعی کا کام بھی کروں گا۔ انہوں نے کہا میں نے سات سال کوشش کی کہ دونوں کام ساتھ ساتھ کروں مگر میں ناکام رہا۔ اگر آپ مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو دونوں میں سے ایک کا انتخاب کریں۔ ڈاکٹر صاحب کی اس وقت کی یہ نصیحت ایسی تھی جس کی وجہ سے گویا میری زندگی بدل گئی۔ جب میں واپس گیا تو میں نے والدین سے کہا کہ میں سرجن نہیں بنوں گا بلکہ میں ریڈیالوجی کروں گا کیونکہ اس کے لیے مجھے 24 گھنٹے ہسپتال میں

مرتب: محمد رفیق چودھری

نہیں رہنا پڑے گا اور میں داعی کا کام بھی کر سکوں گا۔ والدین نے اجازت دے دی۔ اس وقت میں نے اور میرے بھائی نے مل کر پیتھالوجیکل سینٹر قائم کیا اور طے کیا کہ ہم آدھا وقت میڈیکل پریکٹس کو دیں گے اور باقی آدھا وقت دعوتی کام کو دیں گے۔ والدین نے کہا کوئی مسئلہ نہیں۔ پھر ایک سال کے اندر اندر میں نے فیصلہ کیا کہ میں پورا وقت دعوت کو دوں گا، والدین نے اس کی بھی اجازت دے دی۔ میرے بھائی نے کہا کہ تم دعوت کا کام کرو تمہیں اپنا 50 فیصد حصہ ادارے کی طرف سے مل جائے گا۔ میں نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی نصیحت پر عمل کیا کہ اگر آپ نے کامیاب داعی بننا ہے تو اپنی ضروریات کو کم کرو، کم سے کم پر گزارہ کرو تاکہ آپ کو محتاجی نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب کی اس نصیحت کو میں نے دل میں سنبھال کر رکھا۔ جب داعی کا کام شروع کیا تو فیملی کی طرف سے فل سپورٹ تھی، معاش کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ پھر یہ کہ میں نے شادی بھی داعیہ سے کی۔ نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے کہ شادی کرنے کے لیے چار چیزیں لوگ دیکھتے ہیں: خوبصورتی، دولت، خاندان اور دینداری۔ تم دینداری کو ترجیح دو۔ میں نے اس حدیث پر عمل کیا۔ اکثر داعی بیوی کو وقت نہیں دے پاتے لیکن میں عام آدمی سے بھی کہیں زیادہ اپنی اہلیہ کو وقت دیتا تھا کیونکہ ہمارے درمیان جو گفتگو ہوتی تھی وہ دعوتی امور کے متعلق ہوتی تھی۔ عام آدمی آٹھ نو گھنٹہ دن میں کام کرتا ہے لیکن ہم 13 سے 14 گھنٹے روزانہ دعوت کا کام کرتے تھے۔ ہم نے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کا شعبہ خواتین قائم کیا اور میری اہلیہ اس کی صدر بن گئیں۔ لوگوں نے کہا جب بچے پیدا ہوں گے تو دعوت کے لیے وقت کم ملے گا۔ جب بچے ہوئے تو ہم نے اسلامک انٹرنیشنل سکول کی بنیاد رکھی اور میری اہلیہ اس کی پرنسپل بن گئیں۔ اب بچے بھی دعوتی عمل میں شامل ہو گئے اور اس طرح ہمارا زیادہ وقت دعوت میں گزرنے لگا۔ بچے جب جوان ہو گئے تو میں اور میرے بیٹے اجتماعاتِ عام میں خطاب کرتے تھے اور میری اہلیہ اور میری بیٹیاں خواتین کے اجتماعات میں خطاب کرتی تھیں۔ مہینہ میں دو تین بار پوری فیملی سیر پر بھی جاتی تھی۔ سال میں کم از کم دو بار بیرون ملک کی سیر بھی کرتے تھے، خصوصاً حج اور عمرہ کے لیے جاتے تھے۔ اگر آپ اللہ کی راہ

میں نکلنا چاہتے ہیں تو اگر آپ کی اہلیہ بھی داعیہ ہو اور بچے بھی آپ کا ساتھ دیں تو پھر آپ زیادہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کہا کرتے تھے کہ اگر کامیاب داعی بننا ہے تو اپنی ضروریات کو کم کرو۔ الحمد للہ میں اور میری فیملی آج بھی اس نصیحت پر عمل پیرا ہے۔ پھر اللہ نے مجھے نوازا اور میں تجارت کرنے لگا۔ روزانہ دو ڈھائی گھنٹہ بزنس کو وقت دیتا ہوں۔ تجارت بھی اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔ اللہ نے توقع سے بڑھ کر نوازا۔ لیکن میرا اصول تھا کہ میں زیادہ وقت بزنس میں نہیں لگاؤں گا اور نہ زیادہ ذہن لگاؤں گا۔ بزنس کی وجہ سے دعوتی کام میں خلل نہیں آنا چاہیے۔ میرے بیٹے نے کہا مجھے بزنس سیکھنا ہے۔ میں نے کہا بڑے سے بڑا بزنس مین ہو، بل گیٹس ہو، ایلون مسک ہو ایک داعی کے مقابلے میں اس کی حیثیت کچھ نہیں ہوتی۔ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بزنس کر سکتے ہو لیکن اصل کام دعوت کا ہے اور ساتھ اگر بزنس کرنا ہے تو اس میں اللہ کو اپنا پارٹنر بناؤ۔ میں نے بیٹے سے کہا کہ آپ نے 51 فیصد منافع اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جتنا زیادہ آپ اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے اُتنا ہی زیادہ آپ کے پاس واپس آئے گا۔ جس طرح ڈاکٹر اسرار احمدؒ کہتے تھے کہ اللہ کے بینک میں اپنا مال جمع کرواؤ۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ اگر آپ ایک دانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سات سو گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا پارٹنر بنائیں گے تو آپ کا بزنس محفوظ رہے گا۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے تھے کہ میں نے ڈاکٹری کا پیشہ اس لیے چنا تھا کہ میں سمجھتا تھا کہ انسانیت کی خدمت کے لحاظ سے یہ سب سے بہتر پیشہ ہے لیکن جب میں نے قرآن کو پڑھا تو وہاں یہ تعلیم تھی کہ:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳﴾ ”اور اُس شخص سے بہتر بات اور کس کی ہوگی جو بلائے اللہ کی طرف اور وہ نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔“

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کہتے تھے کہ اس وجہ سے میں ڈاکٹری چھوڑ کر داعی بنا کیونکہ یہ سب سے بہتر کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ ہمارے کام کو قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کی آخرت اچھی ہو جائے۔ آمین!

❁❁❁

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(10 تا 14 اکتوبر 2024ء)

جمعرات 10 اکتوبر: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔ حلقہ کراچی وسطی کے ذمہ داران کی کوششوں سے الفا کالج، پی ای سی ایچ کراچی، میں طلبہ سے خطاب کیا۔ سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام تھا۔

جمعہ 11 اکتوبر: جمعیت طلبہ عربیہ پاکستان کے ایک وفد کے اراکین سے انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے ہیڈ آفس میں ملاقات کی۔ تقریر و خطاب جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ دوپہر کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی کے اسٹوڈیو میں پروگرام ”امیر سے ملاقات“ کی آن لائن ریکارڈنگ کرائی۔ شام کو دیرینہ ساتھی و معاون جناب شاہد حسن کے جواں سال داماد کے انتقال پر اہل خانہ سے تعزیت کے لیے اُن کے گھر گئے۔

جمعہ 12 اکتوبر: حلقہ کراچی وسطی کے دعوتی دورہ کے سلسلہ میں بعد نماز ظہر ایک مقامی امیر کے چند احباب کے ساتھ ایک حبیب کے گھر ظہرانہ پر ملاقات ہوئی۔ نماز عصر کے بعد ایک رفیق تنظیم کے گھر پر ان کے بھائیوں کی دعوت پر مدعو تاجر برادری کے کچھ احباب سے گفتگو اور سوال و جواب کی نشست کا اہتمام بھی ہوا۔ بعد نماز مغرب گلشن اقبال کی مسجد الھدیٰ میں رفقائے تنظیم کے بچوں اور نوجوان رفقاء و احباب سے سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ بعد نماز عشاء اسی مسجد میں ”موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ رفقاء و احباب کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

13 اکتوبر جمعہ: بعد نماز مغرب حلقہ کراچی شرقی کے علاقہ گلشن معمار میں جماعت اسلامی کے ایک ادارہ اسلامک سینٹر کے منتظمین کی دعوت پر سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء بحریہ ٹاؤن کے آڈیٹوریم میں ”قرآن کریم: کتاب ہدایت و انقلاب اور ہمارا طرزِ عمل“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔

جمعہ 14 اکتوبر: بعد نماز عصر مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی میں دیرینہ رفیق تنظیم اور مرکزی داخلی محاسب جناب شاہد رحمٰن صدیقی کی والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا۔ دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ قرآنی نصاب کے حوالے سے سرگرمیاں جاری رہیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔

محترم اُستاد پروفیسر حافظ احمد یارؒ کی دس سالہ محنت کا نچوڑ
علوم قرآنیہ پر انمول کتاب
”لغات و اعرابِ قرآن“ کی روشنی میں
”ترجمۂ قرآن کی لغوی اور نحوی بنیادیں“
اور
محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطالعہ قرآن کے منتخب نصاب کی تدریس باعتبار
اللغة، الرسم، الاعراب، الضبط، النحو، الصّرف، التركيب والتحليل
درج ذیل ویب سائٹ اور موبائل ایپلی کیشن (ایپ) میں دستیاب ہے
Website: www.hafizahmedyar.com
Android Mobile App Name:
Lughat o Aerab e Quran
QR CODE:
Apple Appstore App Name:
Professor Hafiz Ahmed Yar
QR CODE:
IT Section, ITRS, Markazi Anjuman Khuddam ul Quran

پاکستان جس سفارتی تنہائی اور معاشی چنگل میں پھنس چکا ہے، شنگھائی تعاون تنظیم کا سربراہی اجلاس اس سے نکلنے کا راستہ فراہم کر سکتا ہے: خورشید انجم

شنگھائی تعاون تنظیم کا سربراہی اجلاس بہترین موقع ہے جس سے فائدہ اُٹھا کر پاکستان اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کر سکتا ہے: رضاء الحق

میزبان: وسیم احمد

شنگھائی تعاون تنظیم: توقعات اور خدشات کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

سوال: شنگھائی تعاون تنظیم کے اغراض ومقاصد کیا ہیں اور پاکستان کو 23ویں اجلاس کی میزبانی ملنا کتنی بڑی ڈویلپمنٹ ہے؟

خورشید انجم: چین نے شنگھائی تعاون تنظیم شنگھائی فائیو کے نام سے 1996ء میں قائم کی تھی اور اس وقت اس میں چائنہ، روس، کرغزستان، قازکستان اور تاجکستان شامل تھے۔ 2001ء میں اس میں ازبکستان بھی شامل ہوگیا۔ 2017ء میں پاکستان اور انڈیا کو بھی ممبر شپ حاصل ہوگئی۔ افغانستان بھی 2012ء سے اس کا مبصر تھا۔ 2021ء میں جب طالبان کی حکومت آگئی تو انہوں نے سابقہ افغان حکومت کے معاہدوں پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں منسوخ کردیا جس کی وجہ سے افغانستان کی بطور مبصر ممبر شپ فریز کردی گئی۔ گزشتہ سال ایران بھی شنگھائی تعاون تنظیم میں شامل ہوگیا۔ ابتدائی طور پر اس تنظیم کا مقصد رکن ممالک کی سکیورٹی اور استحکام میں باہمی تعاون تھا لیکن جب رکن ممالک کی تعداد بڑھ گئی تو مقاصد میں کچھ اور چیزیں بھی شامل ہوگئیں جیسا کہ دہشت گردی، انتہاپسندی، بنیاد پرستی، منشیات اور سمگلنگ کی روک تھام وغیرہ۔ اس تنظیم میں شامل ممالک کی آبادی پوری دنیا کی آبادی کا 40 فیصد ہے، اس لیے اس تنظیم کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ مبصرین اس کا موازنہ نیٹو کے ساتھ کرتے ہیں جبکہ حقیقتاً اس کا نیٹو کے ساتھ ٹکراؤ والا معاملہ نہیں ہے۔ فی الحال اس تنظیم کی ترجیحات میں رکن ممالک کا اقتصادی، ثقافتی اور معاشی سطح پر ربط اور تعلق بڑھانا ہے۔ اس سال اس تنظیم کے سربراہی اجلاس کی میزبانی پاکستان کر رہا ہے جوکہ پاکستان کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کیونکہ اس میں 200 کے قریب وفود شریک ہو رہے ہیں، ان میں روس کا 76 رکنی وفد بھی شامل ہے۔ 11 سال بعد چائنہ کے وزیراعظم بھی آئے جن کے ساتھ پاکستان کے کافی معاہدے ہوئے ہیں۔ اسی طرح روس کے ساتھ بھی کافی عرصہ بعد کئی معاہدات ہوئے ہیں۔ یہ بہت خوش آئند ہے کیونکہ کافی عرصہ سے ہم تنہائی کا شکار تھے اور معاشی طور پر بھی چنگل میں پھنسے ہوئے تھے۔ اُمید ہے کہ اس اجلاس کے بعد پاکستان کے لیے کئی راستے کھلیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: کیا پاکستان میں SCO کے حالیہ اجلاس کے انعقاد سے پاکستان کو سفارتی تنہائی اور معاشی بحران سے نکلنے کا راستہ ملے گا۔ آپ اس اجلاس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

رضاء الحق: ایسی آرگنائزیشنز کے ذریعے جس قدر کوئی ملک اپنا اثر رسوخ دنیا میں بڑھا سکتا ہے اکیلے کبھی نہیں بڑھا سکتا، چاہے وہ امریکہ، روس یا چائنہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسرائیل بھی اکیلا کچھ نہیں کر سکتا، وہ بھی بڑی طاقتوں کے ذریعے دنیا پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پاکستان 77 سال سے مسلسل امریکی کیمپ میں ہے جہاں اس نے صرف نقصانات ہی اُٹھائے ہیں۔ آج جو ہمارا سیاسی اور معاشی بحران ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہے۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک وغیرہ بھی امریکہ اور اسرائیل کے کنٹرول میں ہیں۔ لہٰذا اس چنگل میں پھنس کر آج پاکستان اپنی خودمختاری، بقا اور سلامتی بھی داؤ پر لگا چکا ہے کیونکہ معاشی شکنجے کی وجہ سے ان کی تمام شرائط ماننا پڑ رہی ہیں۔ دوسری طرف آپ دیکھیں کہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل جنگ کو پھیلا رہا ہے اور اس کے پیچھے امریکہ ہے، روس اور یوکرائن کی جنگ میں بھی امریکہ یوکرائن کے ساتھ ہے اور تائیوان اور چائنہ کے مسئلہ میں بھی امریکہ تائیوان کے پیچھے کھڑا ہے۔ امریکہ کا نیٹو اتحاد بنا ہی اسی لیے ہے کہ دنیا میں جنگیں انہوں نے لڑنی ہیں۔ ان حالات میں SCO واحد عالمی تنظیم ہے جو نیٹو کا توڑ کر سکتی ہے۔ پاکستان کے ایسے بہت سارے مسائل ہیں جو پاکستان نے خود حل کرنے ہیں۔ سب سے پہلے سیاسی عدم استحکام کو سب مل بیٹھ کر ختم کریں۔ یہ کام روس یا چین ہمیں نہیں کرکے دے گا۔ امریکہ کبھی نہیں چاہے گا ہمارے معاملات ٹھیک ہوں۔ البتہ خارجی مسائل میں چین اور روس ہماری مدد کر سکتے ہیں جیسا کہ مسئلہ کشمیر پر مشرف دور سے ہم مسلسل پسپائی اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ SCO کے پلیٹ فارم سے ہم مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اپنا اصولی مؤقف دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ انڈیا سے ہمارے تعلقات اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتے جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوگا۔ خاص طور پر جموں وکشمیر کا سپیشل سٹیٹس جو 2019ء میں ختم کیا گیا ہے اس کو بحال کیا جائے۔ بہرحال اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر پاکستان کو اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنا چاہیے۔

سوال: گزشتہ برس SCO کے اجلاس میں شرکت کرنے ہمارے وزیر خارجہ بلاول بھٹو بھارت گئے تھے۔ اب بھارت کے وزیر خارجہ جے شنکر بھی SCO کے اجلاس میں شرکت کرنے پاکستان آئے ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جے شنکر کی پاکستان آمد سے پاک بھارت تعلقات میں بہتری کا کوئی امکان پیدا ہوگا؟

خورشید انجم: جے شنکر نے آنے سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ دوطرفہ تعلقات پر کوئی بات نہیں ہوگی، یہ کہ وہ کانفرنس میں شرکت کے لیے آرہے ہیں جس کا ون پوائنٹ ایجنڈا ہے۔ جہاں بھی پاکستان اور بھارت ہوگا تو تناؤ کی کیفیت تو رہے گی کیونکہ بعض ایشو ایسے ہیں جو کشیدگی کا باعث ہیں جیسا کہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اسی طرح بھارت کی طرف سے پاکستان پر دہشت گردی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ بلوچستان میں بھی بھارت دراندازی کر رہا ہے۔ یعنی ایک مسلسل تناؤ کی کیفیت تو موجود ہے لیکن بہرحال کسی ملک کا نمائندہ آتا ہے تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ برف پگھلتی ہے۔ SCO فورم کا مقصد بھی یہی ہے کہ رکن ممالک کے درمیان دوستانہ ماحول قائم ہو اور سفارتی اور تجارتی روابط بڑھیں۔ عالمی سطح پر دیکھا جائے تو بھارت اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے۔ مشرق وسطیٰ کی جنگ میں بھارت اسرائیل کو اسلحہ، پائلٹ، امداد، سب کچھ دے رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف پاکستان کا 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے اندرونی طور پر فلسطین کے لیے کوئی واضح کردار نہیں رہا، البتہ وزیر اعظم پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں واضح موقف اپنایا۔ جماعت اسلامی نے ایک مہم چلائی اور بالآخر اسلام آباد میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام پارٹیوں کے رہنماؤں نے شرکت کی اور مسئلہ فلسطین پر بات کی۔ بہرحال عالمی سطح پر پاکستان اور بھارت متضاد سمتوں میں جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

سوال: SCO وسطی اور جنوبی ایشیائی ممالک کے اتحاد کا نام ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اس میں افغانستان شامل نہیں ہے اور نہ ہی ایک مبصر کی حیثیت سے اس کو کانفرنس میں مدعو کیا گیا ہے حالانکہ وہ خطے میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

رضاء الحق: افغانستان اس خطے کا اہم ملک ہے جس کا وسط ایشیائی اور جنوبی ایشیائی ممالک کے ساتھ تاریخی، ثقافتی اور جغرافیائی لحاظ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہاں تک کہ قبائلی تعلقات بھی بہت زیادہ ہیں۔ افغانستان میں نائن الیون کے بعد جو جنگ رہی ہے اس میں بھی پاکستان اور بھارت سمیت دیگر ایشیائی ممالک کسی نہ کسی طرح ملوث رہے ہیں۔ بھارت وہاں اپنے قونصل خانے کھول کر خطے میں دہشت گردی میں بھی ملوث رہا۔ روس بھی وہاں جنگ میں ملوث رہا۔ 2012ء میں افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کا SCO کے ساتھ معاہدہ ہوا جس کو افغان طالبان نے حکومت میں آکر 2021ء میں ختم کر دیا کیونکہ سابقہ کٹھ پتلی حکومت امریکہ کے مفادات کی زیادہ محافظ تھی۔ اس کے بعد سے SCO میں افغانستان کی رکنیت فریز کر دی گئی۔ پاکستان اس کانفرنس کا میزبان ضرور ہے مگر اس کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ افغانستان کو بلا سکے۔ یہ تو شنگھائی تعاون تنظیم کی ایگزیکٹو باڈی کا اختیار ہے کہ وہ کس کو بلاتی ہے۔ اگرچہ چین کے افغانستان کے ساتھ تعلقات بڑے مضبوط ہیں۔ یہاں تک کہ افغانستان کے

> **SCO کا اجلاس، چین کے ساتھ معاہدات وغیرہ بڑا بریک تھرو ہے لیکن کیا اس کے فوائد عوام تک پہنچ پائیں گے؟ یہ اصل سوال ہے**

تمام بڑے اقتصادی معاہدے چین کے ساتھ ہیں۔ متحدہ عرب امارات کے بھی افغانستان کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ افغانستان کی موجودہ حکومت ہر لحاظ سے ایک جائز حکومت ہے، اس کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ امید ہے کہ آئندہ چند برسوں میں افغانستان کو بھی SCO میں شامل کر لیا جائے گا۔

سوال: اس کانفرنس میں شرکت کے لیے پاکستان آئے چینی وزیر اعظم نے پاکستان کے ساتھ کئی معاہدات کیے اور گوادر ایئر پورٹ کا بھی افتتاح کیا۔ آپ یہ فرمائیں کہ چین کے ساتھ ہمارے اقتصادی اور تجارتی تعلقات کے حوالے سے یہ دورہ کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

خورشید انجم: پہلی بات یہ ہے کہ چینی وزیر اعظم 11 سال بعد پاکستان آئے۔ یہ بڑی ڈویلپمنٹ ہے۔ پچھلے کچھ عرصہ سے چین کے ساتھ ہمارے تعلقات سرد پڑ چکے تھے کیونکہ پاکستان میں کام کرنے والے چینیوں کے لیے سیکورٹی کے مسائل بہت بڑھ گئے تھے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ چینی وزیر اعظم کا دورہ پاکستان اور پاکستان کے ساتھ معاہدات کرنا اس بات کی علامت ہے کہ چین کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتری کی طرف جارہے ہیں۔ ان معاہدات میں IT اور زراعت کے معاہدات بھی شامل ہیں، سکھر تا کراچی موٹروے، گوادر ایئرپورٹ، آزاد پتن ہائیڈرو پاور پروجیکٹ، تھرکول ہائیڈرو پاور پروجیکٹ جو کہ 6.8 بلین کا منصوبہ ہے، یہ سب شامل ہیں۔ تاہم اصل سوال یہ ہے کہ پاکستان دوبارہ ان تعلقات کو قائم رکھ پائے گا یا نہیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ IMF کے چنگل میں پھنس کر پہلے ہی ناجائز شرائط مانے جارہے ہیں اور اس شرمناک صورتحال پر بھی ہماری اشرافیہ بھنگڑے ڈال رہی ہے کہ ہمیں قسط مل گئی اور قسط ملتے ہی پہلا کام یہ کیا گیا کہ اشرافیہ کے لیے مہنگی گاڑیاں خریدی گئیں۔ اسی طرح SCO کا اجلاس، چین کے ساتھ معاہدات وغیرہ بڑا بریک تھرو ہے لیکن کیا اس کے فوائد عوام تک پہنچ پائیں گے؟ تاہم ملکی سطح پر کچھ فوائد ممکن ہیں جیسا کہ ان معاہدات سے پاکستان کے لیے نئی اقتصادی اور تجارتی راہیں کھل سکتی ہیں۔ پاک چین تعلقات میں جو سرد مہری آ گئی تھی وہ دور ہو جائے گی۔

سوال: کیا SCO کے سربراہی اجلاس اور حکومت کی حالیہ کارکردگی کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان معاشی دلدل سے نکل رہا ہے اور سفارتی تنہائی سے نکلنے کا امکان بھی پیدا ہوا ہے؟

رضاء الحق: پاکستان کی 77 سالہ تاریخ کا جائزہ لیں تو پاکستان کی سفارتی تنہائی اس وقت بڑھ جاتی رہی ہے جب امریکہ اس سے ناراض ہو جاتا رہا ہے۔ لیکن جب امریکہ خوش ہوتا تھا تو پاکستان کی سفارتی تنہائی بھی دور ہو جاتی تھی۔ اب اگر پاکستان SCO سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے روس اور چین سے تعلقات بڑھا لیتا ہے تو اس کی سفارتی تنہائی دور ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ چاروں طرف سے مخالفین نے اس پر نظریں گاڑی ہوئی ہیں کہ کس طرح اس کو نقصان پہنچایا جائے۔ سب سے بڑھ کر اسرائیل پاکستان کو اپنا اصل دشمن سمجھتا ہے کیونکہ گریٹر اسرائیل کے منصوبہ میں پاکستان ہی اصل رکاوٹ نظر آتا ہے کیونکہ پاکستان واحد ایٹمی اسلامی قوت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت

کارکردگی کی وجہ سے معیشت میں بہتری آئی ہے لیکن اصل مسئلہ سودی قرض اور سودی نظام کا ہے۔ جب تک سود سے نجات نہیں حاصل کی جائے گی تب تک ہم معاشی بحرانوں سے نہیں نکل سکتے۔ سودی قرضہ بڑھتا چلا جارہا ہے اور اس کے منفی اثرات ہماری قومی سلامتی اور پالیسیوں پر بھی پڑتے ہیں۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے مشترکہ اعلامیہ میں بھی یہ چیز سامنے آئی ہے کہ اقوام متحدہ کے کچھ طے شدہ اہداف ہیں۔ چین اور روس بھی آئی ایم ایف کے اثر ورسوخ سے باہر نہیں ہیں۔ پاکستان چین سے بھی قرض کا لین دین آئی ایم ایف کی ہدایات کے بغیر نہیں کرسکتا۔ اسی طرح کچھ عرصہ قبل ہماری روس کے ساتھ لوکل کرنسی کی ٹریڈ کے حوالے سے اچھی پیش رفت ہوئی تھی اور معاشی حوالے سے یہ بہت اچھی پیش رفت تھی لیکن مغربی پریشر اس میں رکاوٹ بن گیا۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے مشترکہ اعلامیہ میں چند چیزیں ایسی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقبل میں یہ فورم مغربی پریشر کے راستے میں بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ مستقبل میں جنگوں کا دارومدار زیادہ تر جدید ٹیکنالوجی پر ہوگا۔ اس حوالے سے بھی SCO سے پاکستان مستفید ہوسکتا ہے۔ اپنے معاشی اور تجارتی معاملات میں بھی پاکستان اس فورم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ رکن ممالک مل کر ماحولیات کے حوالے سے بھی بہتر اقدامات کرسکتے ہیں۔ میری نظر میں SCO کی کامیابی کے راستے میں رکاوٹ ایک ہی ہے اور وہ انڈیا ہے کیونکہ وہ مغربی بلاک کا اہم عسکری اور تجارتی پارٹنر ہے۔ وہ SCO میں موجود تو ہے لیکن معاشی، دفاعی اور عسکری معاملات میں اس کی دلچسپی زیادہ تر مغربی بلاک کے ساتھ ہی رہے گی۔ لیکن پاکستان کے لیے بہترین موقع ہے کہ وہ اس عالمی فورم سے زیادہ فائدہ اٹھا کر اپنے اندرونی حالات بھی ٹھیک کرسکتا ہے اور عالمی سطح پر بھی تنہائی اور محتاجی سے نکل سکتا ہے۔

سوال: کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری ہوا ہے اس پر آپ کی رائے کیا ہے؟

رضاء الحق: ایک تو یہ خوش آئند بات ہے کہ کانفرنس اچھے طریقے سے منعقد ہوگئی، کوئی مسئلہ نہیں ہوا اور اسلام آباد میں ان دنوں میں جو سیاسی کشیدگی پیدا ہوگئی تھی اُس کو بھی بروقت فریقین نے حل کرلیا۔ للہٰذا اس کی وجہ سے بھی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ جہاں تک مشترکہ اعلامیہ کی بات ہے تو زیادہ تر نکات ان میں روایتی قسم کے ہی ہوتے ہیں جیسا کہ زراعت، تجارت، اقتصادیات اور ماحولیات میں تعاون، دہشت گردی، انتہا پسندی وغیرہ کے خلاف باہمی تعاون وغیرہ۔ تاہم چند نکات ایسے ہیں جو بہت اہم ہیں جیسا کہ IT میں تعاون اور اقتصادی معاہدے۔ ان کا مستقبل میں اچھا اثر پڑے گا۔ ایک اہم چیز یہ بھی ہے کہ کسی رکن ملک کی سالمیت پر حرف نہیں آنا چاہیے۔

❁❁❁

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ **خورشید انجم:** مرکزی ناظم نشرواشاعت وتعلیم وتربیت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ **رضاء الحق:** نائب ناظم مرکزی شعبہ نشرواشاعت و ریسرچ سکالر تنظیم اسلامی پاکستان

پامال حرمتِ انساں

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

معیشت کی ڈوبتی ابھرتی نبضیں بچانے کو شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کی میزبانی حکومت کے لیے نہایت اہم اور ایک چیلنج رہا۔

یہ اکٹھ خطے کے ممالک کا ہے۔ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، ہمسایوں کے مابین افغانستان کی عدم موجودگی نیک شگون نہیں۔ ہمیں علاقائی تجارت، صوبائی قومی امن وامان، طویل مابین سرحد کی بنا پر احتیاط، حکمت و دانائی سے معاملات چلانے کی ضرورت ہے۔ بھارت جیسے بدخواہ کے ساتھ حالات سنوارنے کے لیے ہم سبھی کچھ برداشت کرتے اور سدھار کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ (باوجودیکہ مودی بھارت میں مسلمانوں کے وجود کے درپے ہے، مزید پاکستان میں 'را' کی کارگزاریاں!) ہمسائے بدلنا ممکن نہیں۔ ازبکستان، چین اور متحدہ عرب امارات نے افغان سفراء کی اسناد قبول کی ہیں۔ دنیا انھیں اپنے درمیان جگہ دے رہی ہے۔ امریکہ پوری دنیا کی فوجیں، بشمول پاکستانی تعاون دو دہائی جنگ لڑتا رہا۔ بالآخر اتنی بڑی سپر پاور مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر ہی راستہ بنا پائی۔ یہ نہ بھولیں کہ امریکہ دوستی میں ہم اس کے اتحادی بن کر افغانستان کے خلاف جنگ میں ہر طرح شریک رہ چکے ہیں۔ امریکہ کے جانے کے بعد امریکی فوج کے مددگار افغان بڑی تعداد میں ہمارے ہاں مہمان ہیں۔ امریکی ڈکٹیشن سے اب نکل کر ہمیں افغانستان پر اپنی پالیسی، اپنی ضروریات، حالات کے مطابق خود بنانے کی ضرورت ہے۔ کڑوے کسیلے بیانات امریکہ کو تو خوش اور مطمئن کر دیں گے مگر ہمارے شایاں نہیں۔ بڑے پن کا ثبوت دیجیے۔ سرحد کے آر پار تحمل اور بھائی چارہ دونوں ممالک کی ضرورت ہے۔

کبھی کبھی عوام الناس پر اچانک کوئی انکشاف ہو جاتا ہے۔ ملک مسلسل معاشی کمزوری کا شکار ہے۔ ہمارے ٹیکس کہاں استعمال ہوتے ہیں؟ سرکاری ہسپتال خدمتی عملے کی شدید کمی کا شکار۔ رشتہ دار ساتھ رہ کر سب کام خود کریں۔ غسل خانے گندگی سے اٹے پڑے۔ صفائی کے لیے واشنگ پاؤڈر، صابن کہاں سے آئے، ملک غریب ہے۔ یونیورسٹیاں، کچرے سے بھرے ڈبوں کا، یا کہیے ثقافتی کثافت اور کثافتی ثقافت کے مراکز ہیں۔ چیف جسٹس فائز عیسیٰ نے ریٹائرمنٹ پر 20 لاکھ سے دیے جانے والے ڈنر سے انکار کیا تو پتہ چلا کہ حلوائی کی دوکان پر جج صاحبان کی ختم ہوتی نوکری کی فاتحہ ہمارے ٹیکسوں سے دی جاتی ہے! ہمیشہ دو ڈنر ہوتے ہیں ریٹائرمنٹ پر۔ ایک سپریم کورٹ، دوسرا بار کونسل کی طرف سے۔ پیرس اولمپکس میں میڈل جیتنے والے پر بھی بے شمار ڈنر لنچ منائے گئے۔ پوری افسران، وزرا کی باراتوں نے اس کے بہانے قوم کا پیسہ اڑایا تھا۔

ہم اپنی دنیا میں کھالے، پی لے، جی لے میں کھوئے گئے۔ ادھر اسرائیل 57 مسلم ممالک کی خاموش بے حسی پر پورے اطمینان سے غزہ کے تکے بوٹیاں کر رہا ہے۔ لبنان پر حملوں کے دوران بھی غزہ پر بمباری سے ایک دن باز نہ آیا۔ الاقصیٰ ہسپتال پر ساتویں مرتبہ حملہ کیا ہے۔ بے گھر فلسطینیوں سے بھرا ٹینٹ شعلوں کی نذر ہو گیا۔ درجنوں بری طرح جل گئے۔ ہسپتال پہلے ہی قریبی شیلٹر میں بمباری سے جلنے والے زخمیوں کے علاج میں مصروف تھا۔ 70 زخمیوں میں سے 25 کو دوسرے ہسپتال منتقل کرنا پڑا۔

شمالی غزہ اسی حال میں ہے۔ ایک زخمی لڑکا وہیل چیئر پر کفن اوڑھے بیٹھا دنیا سے کہہ رہا ہے کہ 25 دن سے یہاں خوراک، پانی، دوا کچھ بھی نہیں آیا۔ ہم نے دنیا سے مایوس ہو کر کفن پہن لیے۔ اگلی زندگی اس سے بہتر ہے۔ پوری انسانیت میں سے کوئی بچانے والا نہیں۔ ہم عزت سے (بھوکے) مر جائیں گے۔ غزہ نہیں چھوڑیں گے۔ ایک اور نوجوان اسی علاقے سے کہتا ہے (اپنی صورتحال بتا کر) '' کچھ تو کرو۔ ایک جملہ کہہ دو، ایک ہیش ٹیگ ہی سہی، ایک وڈیو چھوٹی سی، دنیا کو متوجہ کرنے کے لیے۔ ہم یہاں ختم ہو رہے ہیں۔'' ادھر اسرائیلی وزیر خزانہ بیذلیل (Bezalel) کا غم یہ ہے کہ بڑی طاقتیں اسرائیل کو غزہ کی پوری آبادی ختم کرنے کی اجازت نہ دیں گی اگرچہ وہ اخلاقاً کتنا ہی قرین انصاف کیوں نہ ہو! ہمارے یرغمال واپس نہ ملیں تو بھی ہمیں 20 لاکھ کو بھوک سے مار دینے کی اجازت نہ ملے گی۔ دیکھا آپ نے ان کا تکبر؟ حالانکہ امریکہ اور مغرب نے قتلِ عام کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ اس کے ختم ہونے کا دور دور تک کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ یعنی آپ سوچیں 1200 اسرائیلیوں کے بدلے 3,35,000 کا قتل؟ (اب تک مضحکہ خیز حد تک کم تعداد دنیا کو بتائی گئی ہے۔ یعنی 41 ہزار فلسطینی بشمول 16 ہزار بچے۔) ایڈنبرا یونیورسٹی کی تازہ پبلک ہیلتھ رپورٹ یہ ہے کہ اسرائیلی قتلِ عام کی اموات 3 لاکھ 35 ہزار 5 سو ہو چکی ہیں۔ گارڈین میں سری دھر نے لکھا ہے کہ اموات اس سے زیادہ ہو سکتی ہیں۔ پچھلی "The Lancet" رپورٹ میں تعداد 1,86,000 بتائی گئی تھی جو سری دھر کے مطابق بہت کم ہے۔ 'ٹروتھ آؤٹ' میں شارون زانگ نے لکھا، صرف اس ہفتے اسرائیل نے کم از کم 902 خاندان مکمل ختم کر دیے ہیں۔

یو این جنرل اسمبلی میں ملائیشیا کے وزیر خارجہ نے امریکہ کے ویٹو پاور کے استعمال پر شدید تنقید کی تھی۔ 79 واں سالانہ اجلاس مگر دنیا آج بھی محفوظ نہیں ہے۔ انسانیت کے خلاف جرائم کے ایسے موقع پر، کہ غزہ میں قتلِ عام روکا نہ جا سکا، ویٹو کا استعمال ختم کیا جائے۔ یورپین یونین کے پولینڈ کے ممبر پارلیمنٹ بران نے اسرائیل کو دہشت گرد ملک قرار دیا جسے آپ قتل کا لائسنس دینا چاہتے ہیں۔ '' آپ سب وہ ہیں جو اسرائیل کی مذمت نہیں کر سکتے۔ جس ملک کو چاہیں 'اینٹی سیمیٹک' کہہ کر اس پر یہودیوں کو بمباری کا لائسنس دے دیں۔ یہ سرتا سر غلط ہے۔ اس اصطلاح کے گھسے پٹے نام اور ہولوکاسٹ کی کہانی بار بار دہرا کر ہم بلیک میل ہو رہے ہیں۔'' تاہم اللہ کی بے آواز لاٹھی امریکہ پر برس رہی ہے۔ اب بھی شدید طوفان سے 50 ارب ڈالر کا نقصان فلوریڈا و دیگر کئی ریاستوں میں ہوا۔ گارڈین میں یونیورسٹی آف میامی

کا گراف بتاتا ہے کہ خلیج میکسیکو بہت اونچے درجے کی تپش سٹور کر رہی تھی جس سے طوفان غیر معمولی شدت اور قوت پکڑ رہے ہیں۔ فالتو گرمائش جیٹ فیول کی سی تاثیر رکھتی ہے طوفان (Hurricane) کے لیے۔ جس سے یہ فوری بڑے طوفانوں میں ڈھل جاتے ہیں۔ یہ 18 اکتوبر 2024ء کی رپورٹ ہے۔ یعنی 7 اکتوبر 2023ء کے بعد اسرائیلی ایک سال قتل و غارت گری، بمباریوں میں برسائی درندگی کی تپش! طوفان کی رفتار 200 میل فی گھنٹہ تھی۔ 4 میٹر بلند سیلابی پانی۔ شدید بارشیں، جابجا گھروں کی چھتیں اڑ گئیں۔ جزیرے تباہ، شعلے ہی شعلے، 40 لاکھ بجلی کے بغیر، گھپ اندھیرا، غزہ جیسا گھروں کا ملبہ۔ لاکھوں لوگ گھروں کی از سر نو تعمیر میں کمر توڑ قیمت ادا کریں گے۔ غیر متوقع طور پر یہ طوفان اتنا خوفناک ہو گیا۔ گرے ہوئے درخت، ٹوٹی سڑکوں پر بجلی کی گری تاریں۔ جنگی بگولوں کے سے حامل اثرات کا طوفان! فلوریڈا جنت نظیر علاقہ، سیاحتی مرکز تھا۔ شاید امت ہاتھ پر ہاتھ دھرے بے حس بیٹھی تھی۔ رب تعالیٰ کی قدرت نے غزہ کے مظلوموں کا انتقام عالمی چودھری سے کسی درجے میں لیا۔ ہم تو کہتے ہی تھے: ربِّ انی مغلوب فانتصر۔

عذاب وقت ہے تہذیب آہن و بارود
کہ جس کے قدموں میں پامال حرمتِ انساں

❁❁❁

پریس ریلیز 18 اکتوبر 2024ء

اسرائیل کے حماس کی اعلیٰ قیادت کو ٹارگٹ کر کے شہید کرنے پر بھی مسلم ممالک کی خاموشی انتہائی شرم ناک ہے

شجاع الدین شیخ

اسرائیل کے حماس کی اعلیٰ قیادت کو ٹارگٹ کر کے شہید کرنے پر بھی مسلم ممالک کی خاموشی انتہائی شرم ناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسماعیل ہنیہ کی شہادت کے صرف دو ماہ بعد حماس کے نئے سربراہ یحییٰ السنوار کو بھی ٹارگٹ کر کے شہید کر دینے سے ایک مرتبہ پھر واضح ہو گیا ہے کہ اسرائیل غزہ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر تُلا ہوا ہے اور جنگ کو پھیلا کر پوری دنیا کے امن کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک سال سے زائد عرصہ سے جاری غزہ کے مسلمانوں کی نسل کُشی میں اسرائیل کو امریکہ، مغربی یورپ کے اکثر ممالک اور بھارت کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ جنگی مجرم نیتن یاہو اپنی تقریروں میں نہ صرف غزہ، مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم میں بسنے والے مسلمانوں کا صفایہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے بلکہ واشگاف الفاظ میں یہ اعلان دہرا رہا ہے کہ حماس کے قائدین کو دیگر ممالک میں بھی نشانہ بنایا جائے گا۔ نیتن یاہو کی جانب سے ریاستی دہشت گردی کے اس کُھلم کُھلا اظہار پر مغربی ممالک میں موجود صیہونی غلام تالیاں پیٹ رہے ہیں۔ امیر تنظیم نے زور دے کر کہا کہ یحییٰ السنوار کی ٹارگٹ کلنگ کے سانحہ کے بعد تمام مسلمان ممالک کو اسرائیلی درندگی اور دہشت گردی کے خلاف عملی اقدامات اُٹھانے ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یحییٰ السنوار نے کئی ہزار فلسطینی مسلمانوں کی طرح مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت کے لیے اپنے جان کا نذرانہ پیش کر کے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ لیکن باقی امتِ مسلمہ اس امتحان میں بُری طرح ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ اللہ اور رسول ﷺ سے بغاوت کی روش نے امتِ مسلمہ کو آج ذلیل و رسوا کر رکھا ہے۔ محض نیتن یاہو کو جنگی مجرم کہہ دینے اور زبانی مذمت کر دینے سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے اسرائیل کو ظلم اور درندگی سے روکا جا سکتا ہے۔ اگر اب بھی مسلمان ممالک کے حکمران اور مقتدر حلقے فلسطینی مسلمانوں کی مدد کے لیے عملی اقدامات نہیں اٹھاتے تو دنیا کی رسوائی کے ساتھ آخرت میں بھی مجرم قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ غزہ کے مسلمانوں کی نصرت فرمائے اور امتِ مسلمہ کو غیرتِ ایمانی عطا فرمائے۔ آمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، ایم بی بی ایس کے لیے ڈاکٹر لڑکے کا اور بیٹا، عمر 28 سال، سول انجینئر کے لیے آرکیٹک انجینئر لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ دینی مزاج کی حامل فیملی رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0331-4344091

☆ قصور کی رہائشی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 32 سال، تعلیم ایم بی بی ایس کے لیے دینی مزاج کا حامل رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0300-4868926

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 2: ''قرض'' کی کیا تعریف ہے؟ کیا ''قرض'' اور ''اُدھار'' (Loan) ہم معنی اصطلاحات ہیں؟ قرآن مجید میں ''قرض'' کا لفظ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں قرض، قرض حسنہ اور دَین کی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ دَین اور قرض قریب المعنی اصطلاحات ہیں جبکہ قرضِ حسنہ کو صدقات کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور یہ عبادت کے مفہوم میں سے ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا:

﴿مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُۜطُ ۪ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾﴾ (البقرۃ)

''کوئی ہے کہ اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کو کئی حصے زیادہ دے گا۔ اور اللہ روزی کو تنگ کرتا ہے اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔'' (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 909 دن گزر چکے!

امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ حلقہ پنجاب پوٹھوہار

امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے دعوتی دورہ پر 29 ستمبر بروز اتوار صبح نو بجے اسلام آباد ایئر پورٹ پہنچے۔ وہاں سے جناب نائب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر امتیاز احمد کے ہمراہ 11 بجے چکوال تشریف لائے۔ امیر حلقہ اور مقامی رفقاء نے استقبال کیا۔ ساڑھے گیارہ بجے پریس کلب چکوال میں ''نبی اکرم ﷺ کے مقصد بعثت'' کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ خطاب تقریباً ایک بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد سامعین نے اُن سے انفرادی طور پر پریس کلب کے دفتر میں ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد گوجر خان کے لیے روانہ ہو گئے تقریباً ڈھائی بجے دفتر حلقہ گوجر خان پہنچے۔ طعام کے بعد کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز مغرب سے قبل جامع مسجد العابد میں تشریف لے گئے جہاں بعد نماز مغرب ''نبی اکرم ﷺ سے ہمارا فکری، قلبی اور عملی تعلق'' کے موضوع پر انتہائی اہم خطاب کیا۔ تقریباً 300 سے زائد شرکاء نے خطاب سنا۔ رات کو دفتر حلقہ میں قیام فرمایا۔ 30 ستمبر بروز سوموار صبح ساڑھے سات بجے میر پور کے لیے روانہ ہوئے۔ تقریباً نو بجے میر پور پہنچنے پر مقامی امیر جناب علی اختر اعوان اور رفقاء نے استقبال کیا۔ میر پور میں انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں صبح نو بجے ''سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مسلم نوجوان کا کردار'' کے موضوع پر طلبہ سے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مُسل یونیورسٹی میر پور کے کانفرنس ہال میں طلبہ اور اساتذہ سے ''سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مسلم نوجوان کے کردار'' کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ آخر میں طلبہ کے ساتھ سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ تقریباً ڈیڑھ بجے یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔ تقریباً تین بجے گوجر خان کے لیے روانگی ہوئی اور ساڑھے چار بجے دفتر پہنچے۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے نائب ناظم اعلیٰ کے ہمراہ ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔ اس دورہ میں امیر حلقہ اور نائب ناظم اعلیٰ ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے توشۂ آخرت بنائے آمین! (رپورٹ: حافظ ندیم مجید، امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع شب بیداری کی صورت میں 28 ستمبر 2024 بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مسجد نور باغ والی میں منعقد ہوا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد امیر حلقہ جناب نور الوریٰ نے اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے اجتماع کا آغاز فرمایا۔ ماہ ربیع الاوّل کی مناسبت سے اس اجتماع کا مرکزی موضوع سیرت النبی ﷺ تھا۔ طے شدہ شیڈول کے مطابق پہلا پروگرام ''سیرت مصطفیٰ ﷺ کے عملی پہلوؤں'' کے موضوع پر بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کا ویڈیو خطاب تھا۔ اس کے بعد نماز عشاء اور عشائیہ کے لیے وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد ''سیرت صحابہ ؓ'' کے عنوان سے مقامی تنظیم شمالی لاہور کے معتمد جناب فیصل جاوید نے چار جلیل القدر صحابہ کرام ؓ کے اسلام لانے اور بے مثال قربانیوں کے حوالے سے ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ اجتماع کا اگلا پروگرام ''سنت و بدعت کا فرق اور شرعی حیثیت'' تھا۔ مقامی تنظیم صدر کے ملتزم رفیق جناب مولانا خائستہ اکبر نے اِس موضوع پر قرآن وسنت کی دلائل سے مزین سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد حلقہ کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ نے ''نبی اکرم ﷺ بحیثیت داعی'' کے موضوع پر اثر انگیز خطاب فرمایا۔ ''تعلیم وتربیت کا نبوی منہج'' کے عنوان سے حلقہ کے ناظم تربیت جناب اقبال کمال نے گفتگو فرمائی اور رفقائے تنظیم کی تربیت کے لیے شعبہ تربیت کی جانب سے تربیتی کورسز میں شرکت کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مقامی تنظیم فیروز پور روڈ کے ناظم تربیت جناب طیب رسول نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ رات 11 بجے آرام کا وقفہ کیا گیا۔ صبح چار بجے تمام رفقاء کو نماز تہجد کے لئے جگانے کا اہتمام کیا گیا۔ نمازِ تہجد کی ادائیگی کے بعد ''احکام میت: سنت کی روشنی میں'' کے موضوع پر گڑھی شاہو تنظیم کے امیر جناب عدیل آفریدی نے گفتگو فرمائی۔ نماز فجر کے بعد ''سورۃ القلم کی ابتدائی آیات کی روشنی میں سیرت طیبہ کے چند اہم پہلوؤں'' کے موضوع پر راقم نے درس قرآن کی سعادت حاصل کی۔ امیر حلقہ نے اپنے اختتامی کلمات میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ انہوں نے مدرسین، ذمہ داران اور تمام شرکاء کا حلقہ لاہور شرقی کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں امیر حلقہ نے شرکاء کے سامنے ''قریبی رشتوں کے شر سے حفاظت'' کے لیے ایک خوبصورت مسنون دعا کا ذکر کیا۔ مذکورہ دعا کو یاد کرنے کی ترغیب دلائی۔ دعائے مسنونہ اور نماز اشراق پر اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشر واشاعت حلقہ لاہور شرقی)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی شمالی، یاسین آباد کے نقیب جناب محمد جنید کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0321-2013951

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاؤن کے رفیق جناب خالد رحمٰن صدیقی کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0333-3150798

☆ حلقہ ملاکنڈ سوات کے سینئر رفیق محترم زبیر محمد کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0344-9657491

☆ مقامی تنظیم فیصل آباد جنوبی کے رفیق محسن وسیر کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-9079244

☆ حلقہ فیصل آباد، گوجرہ کے رفیق محمد اسلم کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-6558661

☆ حلقہ فیصل آباد، معتمد حلقہ عامر رضا کی پھوپھی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0321-6096068

☆ سرگودھا غربی کے ملتزم رفیق عتیق الرحمٰن کی زوجہ محترمہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0321-6049293

☆ سابق صدر انجمن خدام القرآن سرگودھا مقبول حسین کے سسر وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-6056636

☆ حلقہ بہاول نگر کے ناظم مالیات جناب حافظ محمد فیضان کے سسر وفات پا گئے۔

☆ حلقہ بہاول نگر منفرد اسرہ کچھی والا کے نقیب جناب اشفاق حسین فاروق کے چچا وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی کے رفیق جناب طٰحہ صدیقی کی دادی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-8285899

☆ تنظیم اسلامی بہاولپور کے امیر جناب قاری محمد ندیم ملک کی اہلیہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0301-5420904

☆ حلقہ کراچی وسطی کے ناظم بیت المال جناب خالد محمود کی بھانجی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0334-3657701

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اخبارِ اسلام

(رواں ہفتے کے دوران مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں)

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- حماس کے رہنما اسامہ حمدان نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قتلِ عام جنگ نہیں بلکہ ایک جنگی جرم ہے۔ یہ ہمارے لوگوں پر صرف ایک کھلی جارحیت ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی واضح خلاف ورزی ہے۔ آج پوری دنیا پر فرض ہے کہ وہ ان سنگین جرائم کو روکنے اور صہیونی حکومت کے رہنماؤں کو عالمی عدالت میں انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے اقدامات کرے۔ ہم عرب اور مسلم ممالک، عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آئیں اور اپنی سیاسی، اخلاقی اور انسانی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے غزہ میں جاری اس قتل عام کو رکوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اُنہوں نے علماء کرام اور دانشور حضرات سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی قوموں کو متحرک کرنے اور اس ظلم کے خلاف جاندار کردار ادا کرنے میں بھرپور حصہ ڈالیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم ایک بار پھر واضح کرتے ہیں کہ اسرائیل کا وحشیانہ منصوبہ بالآخر شکست سے دوچار ہوگا۔ جس طرح گزشتہ سال قابض حکومت اور اس کی فوج ہر محاذ پر ناکام ہوئی ہے، اسی طرح شمالی غزہ کے عوام کی ثابت قدمی اور مزاحمت اس منصوبے کو بھی خاک میں ملا دے گی۔ ان شاء اللہ!
- غزہ میں 992 ایسے خاندان ہیں جن کا ایک فرد بھی زندہ نہیں بچا۔
- صہیونی طیاروں کی الاقصیٰ شہداء ہسپتال پر ساتویں بار بمباری کے بعد چار افراد کے شہید اور 70 کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ حملے کے نتیجے میں آگ تیزی سے خیموں میں پھیل گئی۔
- حزب اللہ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے اسرائیلی قابض افواج کے فوجی اڈے پر حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حزب اللہ نے اتوار، 13 اکتوبر 2024ء کی شام کو ایک آپریشن کیا، جس میں حیفہ کے جنوب میں واقع بن یمینہ کی گولانی بریگیڈ کے ایک تربیتی کیمپ پر حملہ آور ڈرونز کا ایک دستہ لانچ کیا گیا۔ یہ کارروائی اسرائیل کے لبنان بھر میں قتل عام، خاص طور پر چند روز قبل لبنانی دارالحکومت پر اس کی جارحیت کے جواب میں ہے۔
- جنوبی افریقہ کے صدر نے عالمی رہنماؤں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل پر غزہ اور لبنان میں حملے بند کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم غزہ میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کرتے ہیں“۔
- ہسپانوی وزیر اعظم نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسپین کی طرح اسرائیل کو ہتھیار بھیجنا فوری طور پر معطل کرے، جو غزہ کی پٹی کے ساتھ ساتھ لبنان پر بمباری جاری رکھے ہوئے ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **افغانستان**

صوبہ سرپل میں بے گھروں کے لیے مکانات: افغان حکومت نے کہا ہے کہ صوبہ سرپل میں بے گھر افراد اور دیگر ممالک سے نکالے جانے والے پناہ گزینوں کے لیے 114 مکانات کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے جو موسم سرما سے قبل حق داروں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

- **ترکیہ**

نبوت کا دعویٰ کرنے اور مالی فراڈ پر ملعون گرفتار: ریاست کیناکلے میں مصطفیٰ شابوک نامی شخص کو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے اور لوگوں کے ساتھ مالی فراڈ پر حراست میں لے لیا گیا۔

- **سوڈان**

پُرہجوم بازار میں فضائی حملہ: خانہ جنگی کے شکار سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں حکومت مخالف نیم فوجی دستے ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے مرکزی کیمپ کے قریب واقع پُرہجوم بازار میں بمباری میں 23 افراد جاں بحق اور 40 سے زائد زخمی ہوگئے۔

- **بھارت**

ہندو مسلم فساد میں ایک شخص جاں بحق، 30 گرفتار: ریاست اُتر پردیش کے بہرائچ کے ایک گاؤں میں درگا مورتی وسرجن جلوس کے دوران موسیقی بجانے پر ہندو مسلم فساد نے جنم لیا جس کے نتیجے میں ایک شخص جاں بحق اور کئی زخمی ہوئے۔

- **ایران**

خلا میں بھیجنے کے لیے 2 سیٹلائٹ روس روانہ: مقامی تیار کردہ اعلیٰ ریزولیشن تصویر کھینچنے کی صلاحیت کے حامل کوثر سیٹلائٹ اور سمارٹ آلات کے لیے مواصلاتی خدمات فراہم کرنے کے لیے تیار کئے گئے ہدہد سیٹلائٹ کو خلا میں بھیجنے کے لیے روس روانہ کر دیا گیا ہے۔

- **غزہ**

حماس کے سربراہ یحییٰ سنوار بھی شہید: اسرائیلی افواج نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی طیاروں نے یمن میں جبکہ اسرائیلی طیاروں نے غزہ، لبنان اور شام پر فضائی حملے کر کے حماس کے سربراہ یحییٰ سنوار کو شہید کر دیا ہے۔ جبکہ حزب اللہ نے 4 فوجی ٹینک اور 5 صہیونی فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔

- **برطانیہ**

مسجد جلانے کی پوسٹ چلانے والے کو سزا: ساؤتھ پورٹ واقعہ کے بعد مسجد جلانے کی پوسٹ کرنے والے 43 سالہ مجرم جیرائنٹ بوائس کو دو سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔

- **ناجائز صہیونی ریاست (اسرائیل)**

امن فوج لبنان سے نکل جائے: وزیر اعظم نیتن یاہو نے یو این سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس کے نام پیغام میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج کو فوری لبنان کی سرحد سے ہٹایا جائے۔ کئی مرتبہ کی وارننگ کے باوجود امن فوج لبنان کی سرحد سے نہیں گئی۔ اسرائیلی حملوں میں اب تک لبنان سرحد پر یو این فورسز کے پانچ اہلکار زخمی ہو چکے ہیں۔ حملوں کے باوجود اقوام متحدہ کی امن فوج نے سرحد چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ لبنانی وزیر اعظم نجیب میقاتی نے نیتن یاہو کے مطالبے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیروت نیتن یاہو کے موقف اور UNIFIL کے خلاف اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتا ہے۔

Vol: 33 Regd. No. C.P.L NO.114 No.41

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore